WWW.PDFBOOKSFREE.PK
PDFBOOKSFREE.PK

WWW.PDFBOOKSFREE.PK
PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

# قبر کی سرگوشی

اے حمید

Library & Book Stall
Lalchan

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت ۵۰/۷ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اول : ۱۹۸۸ء

ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۳/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور - ۸

مطبع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

کستوری ناگن کی ہم شکل ناگ سے شادی تو ہو گئی۔ لیکن کستوری ناگن پر ظلم یہ ہوا کہ ایک جادوگر ناگن نے اپنے جادو کے زور سے اس کے سیارہ پر قبضہ کرنے کے علاوہ ہمشکل ناگ کو بھی قابو کرنے کے ساتھ ساتھ کستوری ناگن کو ایک آتش فشاں میں مورتی بنا کر قید کر دیا ہے۔ کیٹی اپنے ساتھیوں کی تلاش میں بھٹکتی ہوئی اس سیارہ پر آجاتی ہے جب اُسے یہ سب کچھ معلوم ہوتا ہے تو وہ کستوری ناگن اور ہمشکل ناگ کو اس جادوگرنی سے رہائی دلانا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ کن حیرت انگیز واقعات سے دوچار ہوتی ہے۔ جلدی سے پڑھ کر دیکھ لیں۔

آپ کا انکل
اے حمید
۵۴۳ ر این راہ چمن سمن آباد لاہور

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

# ترتیب

○ سلیمانی ٹوپی
○ پراسرار انسانی سایہ
○ جادوگروں کی جنگ
○ راکٹ جنگل میں
○ قبر کی سرگوشی

# سلیمانی ٹوپی

غار میں دھواں گھرا تھا۔

کیٹی غار میں کچھ دور تک گئی تو دھواں ہلکا ہونا شروع ہو گیا۔ اسے کستوری ناگن کی پتھر کی مورتی کی تلاش تھی جسے نقلی ناگن مگر نے وہاں پھینک رکھا تھا۔ یہ مورتی اصل میں کستوری ناگن ہی تھی جس نے ہم شکل ناگ سے بیاہ کر لیا تھا۔ وہ اپنے ستارے پر ہنسی خوشی رہ رہی تھی کہ دوسری ناگن عورت نے جادو کے زور سے کستوری ناگن کو مورتی بنا کر غار میں پھینک دیا اور خود ہم شکل ناگ سے شادی کر کے اس کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ کیٹی کو کستوری ناگن سے اس لئے ہمدردی تھی کہ اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔ اگر اس کا کوئی قصور تھا تو صرف اتنا کہ اس نے ناگ دیوتا سے شادی کرنی چاہی تھی۔ لیکن چونکہ ناگ دیوتا کی کسی سے شادی نہیں ہو سکتی تھی اس لئے کیٹی عنبر ناگ اور جولی سانگ تھیوبلمٹ نے آپس میں صلاح مشورہ کر کے ایک بوڑھے سانپ کی

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مدد سے ایک ہم شکل ناگ پیدا کر لیا اور یوں اس کی شادی کستوری ناگن سے کر دی گئی اور کستوری ناگن ہم شکل ناگ کو لے کر اپنے ستارے پر چلی گئی۔ وہ ہم شکل ناگ ہی کو اصلی ناگ دیوتا سمجھ رہی تھی۔ ہم شکل ناگ کی یادداشت صرف اتنی تھی کہ اسے عنبر ناگ ماریا کیٹی اور جولی سانگ وغیرہ یاد تھے۔ دوسرے سیارے کی ایک ناگن کو جب پتہ چلا کہ ناگ دیوتا سے کستوری ناگن نے بیاہ کر لیا ہے تو وہ حسد کے مارے جل بھن گئی۔ وہ جادوگرنی بھی تھی۔ چنانچہ اس نے ایک گہری چال چلی اور کستوری ناگن پر جادو کر کے اسے چھوٹی سی پتھر کی مورتی بنا کر آتش فشاں پہاڑ کے غار میں پھینک دیا اور خود ہم شکل ناگ سے شادی کر لی۔ یہ نقلی ناگن ملکہ بھی ہم شکل ناگ کو اصلی ناگ دیوتا ہی سمجھ رہی تھی۔ کیٹی جب دوسرے سیارے پر پہنچی تو وہاں اسے سانولی لڑکی کی زبانی معلوم ہوا کہ ہم شکل ناگ دوسرے سیارے پر رہتا ہے جہاں کی نقلی ملکہ نے کستوری ناگن کے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے اور وہ یہاں ہمارے سیارے پر چاندنی رات میں آیا کرتی ہے۔ جب نقلی ملکہ وہاں آئی تو سانولی لڑکی کی سفارش پر کیٹی اس کے ساتھ کستوری ناگن کے سیارے پر آ گئی۔ ہم شکل ناگ بھی کیٹی کے ساتھ مل گیا تھا اور اسے بھی کستوری ناگن کے ساتھ کئے گئے ظلم کا بڑا افسوس تھا۔ مگر چونکہ

اس کے پاس ناگ دیوتا کی طاقت نہیں تھی اس لئے نقلی ناگن کا مقابلہ اور کستوری ناگن کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ کیٹی نے کستوری ناگن سیارے پر آ کر نقلی ناگن کے محل کے ایک کمرے میں رہنے لگی تھی اور آج کی رات افراسیاب سے حاصل کی گئی سلیمانی ٹوپی سر پر پہن کر غیبی حالت میں غار میں کستوری ناگن کی مورتی کی تلاش میں آئی تھی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ سائنس دان اکیلائی نے کیٹی کو ایک منتر بتایا تھا جس کو سات بار پڑھنے سے وہ گذرے ہوئے زمانے کے کسی بھی شخص کو بلا کر اس سے مدد حاصل کر سکتی تھی۔ چنانچہ کیٹی نے پرانے زمانے کے دوست افراسیاب کو بلایا تاکہ اُس کی سلیمانی ٹوپی پہن کر وہ غائب ہو کر غار میں جائے تاکہ اسے وہاں پہرے پر موجود سپاہی اور اژدہا نہ دیکھ سکیں۔ کیٹی نے افراسیاب کو واپس اس کے زمانے میں بھیج دیا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے دوبارہ بلا کر سلیمانی ٹوپی اسے واپس کر دے گی۔ یہاں ہم آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ اس وقت زمین پر عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیوسانگ ایک قافلے کے ساتھ شامل ہو کر تبت اور چین کے ملکوں سے ہوتے ہوئے قدیم ہندوستان کے شہر ٹیکسلا کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ ٹیکسلا پر اس وقت چندر گپت موریا کی حکومت تھی جس نے یونانی جرنیل سلیوکس کو مار بھگایا تھا اور اس کی بہن سے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK



شادی کر کے تخت سنبھال لیا تھا۔

اب ہم واپس کیٹی کی طرف آتے ہیں جو کستوری ناگن کے سیارے پر ہے اور سلیمانی ٹوپی پہن کر غیبی حالت میں آتش فشاں پہاڑ کے غار میں چل رہی ہے۔ اس کو کستوری ناگن کی مورتی کی تلاش ہے۔ کیٹی نے دیکھا کہ گندھک کا دھواں ہلکا ہو گیا ہے تو وہ رک گئی۔ اس نے غار میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ غار کی دیواروں میں سے زرد اور سرخ رنگ کا پگھلا ہوا لاوا رِس رہا تھا۔ یہ سیارے کا سارا پہاڑ جیسے ٹھنڈے لاوے کا بنا ہوا تھا جس کے اندر ابھی تک گرم لاوا کھول رہا تھا۔ کیٹی غور سے زمین کو دیکھتی چلی جا رہی تھی۔ اچانک اس کی نظر ایک چھوٹی سی مورتی پر پڑی۔ اس نے جلدی سے مورتی کو اُٹھا لیا۔ مورتی گرم تھی۔ مگر کیٹی کو اس گرمی کا زیادہ احساس نہیں ہوا۔

خوشی سے کیٹی کا چہرہ کِھل اٹھا۔ مورتی کی شکل ہو بہو کستوری ناگن کی تھی۔ یہی کستوری ناگن تھی جس کو نقلی ناگن ملکہ نے پتھر کی مورتی بنا کر یہاں غار میں پھینک دیا تھا۔ مورتی سبز رنگ کے پتھر کی تھی اور اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں مگر وہ دیکھ نہیں سکتی تھی۔ کیٹی جس شے کی تلاش میں وہاں آئی تھی وہ اسے مل گئی تھی۔ اس نے مورتی کو اپنے ہاتھ ہی میں رکھا۔ کیونکہ کیٹی



کے غائب ہونے کی وجہ سے کستوری ناگن کی مورتی بھی غائب ہو گئی تھی اور نظر نہیں آتی تھی۔ کیٹی تیز تیز قدم اٹھاتی غار کے دروازے پر آ گئی۔ یہاں دونوں جانب پتھر کے چبوتروں پر بڑے بڑے اژدہا قسم کے دو سانپ پہرہ دے رہے تھے۔ پہلے بھی جب کیٹی وہاں سے غیبی حالت میں گذری تھی تو وہ بے چین سے ہو گئے تھے۔ وہ کیٹی کو دیکھ نہیں سکتے تھے لیکن انہیں احساس ہوا تھا کہ جیسے وہاں سے کوئی انسان گذرا ہے۔ انہوں نے انسان کے جسم سے نکلنے والی گرمی کی لہروں کو محسوس کر لیا تھا۔ اب بھی جب کیٹی ان کے درمیان سے گذری تو دونوں اژدہا ایک بار پھر بے چین ہو گئے۔ ایک نے دوسرے سے کہا:

"مجھے پھر کسی انسان کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے۔ لگتا ہے یہاں کوئی انسان ہے۔"

دوسرا اژدہا بولا:

"مجھے بھی کسی انسان کے جسم کی گرمی کی لہریں محسوس ہو رہی ہیں۔ مگر یہ انسان ہمیں دکھائی کیوں نہیں دے رہا؟"

پہلے اژدہے نے کہا:

"ہو سکتا ہے یہ کوئی جادوگر ہو۔ تم چوکنے بیٹھے رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پر بھی کوئی جادو چل جائے۔"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسرا اژدہا خاموش ہو گیا۔ کیٹی ان کی باتیں صاف سن رہی تھی۔ وہ مسکرائی اور غار سے باہر نکل گئی۔ اس نے غار سے نکلتے ہی اپنے شاہی محل والے کمرے کا رُخ کیا اور تیز تیز قدموں سے چلتی نقلی ناگن ملکہ کے شاہی محل کے گیٹ میں سے ہو کر اپنے کمرے میں آ گئی۔ سلیمانی ٹوپی ابھی تک اس کے سر پر تھی اور وہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ کیٹی نے کستوری ناگن کی مورتی تپائی پر رکھی اور ہاتھ پیچھے کیا تو مورتی نظر آنے لگی۔

کیٹی نے مورتی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا:

"کستوری بہن! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہیں کس طرح پھر سے زندہ کروں۔ میں تمہیں آتش فشاں غار کے جہنم سے نکال ضرور لائی ہوں۔ مگر اب تجھے زندہ کیسے کروں؟"

مورتی پتھر کی طرح خاموش اور ساکت تھی۔ وہ بھلا کیٹی کو کیسے جواب دے سکتی تھی۔ کیٹی نے سوچا کہ اس نے تو سلیمانی ٹوپی پہن رکھی ہے۔ وہ کسی کو دکھائی نہیں دیتی تو پھر کیوں نہ وہ ہم شکل ناگ کے پاس جا کر اس سے بات کرے کہ میں کستوری ناگن کی مورتی کو لے آئی ہوں اب کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ میں اس مورتی کو زندہ کر سکوں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہم شکل ناگ اس سیارے کا بادشاہ تھا اور شاہی محل میں رہتا تھا۔ بادشاہ وہ ضرور تھا مگر حکم نقلی ناگن کا ہی چلتا تھا جو جادوگرنی بھی تھی۔ کیٹی کو یہ خطرہ ضرور تھا کہ نقلی ناگن جادوگرنی ہے۔ کہیں اپنے جادو کے زور سے اسے دیکھ نہ لے۔

کیٹی نے سوچا کہ وہ نقلی ناگن کے سامنے نہیں جائے گی۔ یہ سوچ کر کیٹی نے کستوری ناگن کی مورتی کو اپنے بستر کے نیچے چھپا دیا اور خود ہم شکل ناگ کے شاہی کمرے کی طرف چل پڑی۔ محل میں کہیں کہیں روشنی ہو رہی تھی۔ چاروں طرف خاموشی تھی۔ برآمدوں اور دروازوں پر کہیں سانپ اور کہیں انسان پہرہ دے رہے تھے۔ کیٹی ان کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ جب وہ کسی انسان پہرے دار کے قریب سے گزرتی تو اسے کیٹی کی موجودگی کا پتہ نہ چلتا مگر جب وہ کسی سانپ کے قریب سے گزرتی تو وہ بے چین ہو کر اپنا پھن ہلانے لگتے اور ادھر اُدھر دیکھنے لگتے۔ کیونکہ سانپ انسانی جسم کی گرمی کی لہروں کو محسوس کر لیتا ہے۔

یہاں آپ فزکس کے ایک اصول کو یاد رکھیں کہ ہر انسان حیوان اور پتھر کے جسم سے ہر وقت گرمی کی لہریں خارج ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ برف کے بلاک میں سے بھی گرمی کی لہریں نکلتی رہتی ہیں کیونکہ برف میں بھی گرمی موجود ہوتی ہے۔ اس کائنات کی کوئی شے ایسی نہیں ہے کہ جس کے اندر تھوڑی بہت گرمی موجود نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ ساری کائنات کو گرم

WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کا ایک حصہ ہے اور سورج ہی سے الگ ہو کر ہر شے نے الگ الگ شکل اختیار کی ہے۔ گرمی کی ان لہروں کو سرخ لینز کے کیمرے کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے اور آج کے زمانے میں ایسی تصویریں بھی بنائی گئی ہیں جن میں انسان کے جسم سے گرمی کی لہروں کو دھوئیں کی طرح اٹھتے دکھایا گیا ہے۔ ان لہروں کو سانپ بڑی تیزی سے محسوس کر لیتے ہیں۔ چنانچہ جب کیٹی غائب ہو کر ان کے قریب سے گزری تو سانپ بے چین سے ہو گئے لیکن چونکہ انہیں محل کے برآمدے میں سے گزرتا کوئی انسان نظر نہیں آ رہا تھا اس لیے وہ اپنی جگہ پر خاموشی سے بیٹھے رہے۔

کیٹی ہم شکل ناگ کے شاہی کمرے کے دروازے پر جا کر رک گئی۔ دروازہ بند تھا اور باہر دو سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ کیٹی کو یہ سپاہی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ کیٹی بند دروازے سے گزر کر ہم شکل ناگ کے شاہی کمرے میں آ گئی۔ اس نے دیکھا کہ نقلی ناگن ملکہ وہاں پر نہیں تھی اور ہم شکل ناگ اکیلا ہی عالیشان پلنگ پر سو رہا تھا۔ کیٹی بڑی خوش ہوئی۔ اس نے قریب جا کر ہم شکل ناگ کو جگا دیا۔ ہم شکل ناگ اٹھ بیٹھا۔ اسے جگانے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ حیران ہو کر بولا:

"کون ہو تم؟"

کیٹی نے کہا: "میں کیٹی ہوں۔"

ہم شکل ناگ کو کیٹی عنبر ناگ ماریا وغیرہ کی خوشبو بھی نہیں آئی تھی۔ وہ بولا:

"کیٹی! تم مجھے نظر کیوں نہیں آ رہی ہو؟"

کیٹی نے اسے بتایا:

"میں نے فلیش بیک فارمولے کی مدد سے پرانے زمانے میں سے افراسیاب کو بلایا تھا۔ اور اس سے سلیمانی ٹوپی لے کر پہن رکھی ہے۔ اس سلیمانی ٹوپی کو جو کوئی پہنتا ہے وہ غائب ہو جاتا ہے۔ وہ سب کو دیکھتا ہے مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔"

ہم شکل ناگ نے پوچھا:

"تم کیسے آئی ہو؟"

کیٹی بولی: "میں تمہیں یہ خوش خبری سنانے آئی ہوں کہ مجھے کستوری ناگن کی مورتی مل گئی ہے۔"

ہم شکل ناگ نے جلدی سے اٹھ کر کھڑکی بند کر دی اور پلنگ پر آ کر بیٹھ گیا اور بولا:

"یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ تم نے مورتی کہاں رکھی ہے؟"

کیٹی نے کہا:

"میں نے اسے اپنے کمرے میں چھپا کر رکھی ہوا ہے اب میں تم سے یہ مشورہ کرنے آئی ہوں کہ کیا کوئی ایسا طریقہ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے کہ جس سے اس پتھر کی مورتی میں جان پڑ جائے اور کستوری ناگن پھر سے زندہ ہو جائے۔"

ہم شکل ناگ سوچ میں پڑ گیا، کہنے لگا:

"کیپٹی! کستوری ناگن ابھی تک مجھے ہی اصلی ناگ دیوتا سمجھ رہی ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ میں اصلی ناگ دیوتا نہیں ہوں بلکہ اس کا ہم شکل ناگ ہوں۔"

کیپٹی نے کہا: "ہاں! یہ تو میں بھی جانتی ہوں۔ مگر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

ہم شکل ناگ بولا:

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس سیارے پر رہتے ہوئے اب تنگ آ گیا ہوں۔ میں بھی اپنی زمین پر واپس جا کر سانپ بن کر اپنے ساتھیوں اور دوستوں میں زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ہم نے کستوری ناگن کو زندہ کر دیا تو پھر میں یہاں سے واپس اپنی زمین پر نہیں جا سکوں گا۔ وہ مجھے یہاں اپنے پاس ہی رکھے گی یا ہو سکتا ہے کہ مجھے کسی دوسرے سیارے پر لے جائے۔"

کیپٹی نے کہا:

"میں تمہارے جذبات کی قدر کرتی ہوں۔ مگر ذرا سوچو کہ اگر کستوری ناگن کو یہ معلوم ہو گیا کہ تم اصلی ناگ نہیں ہو تو اسے کتنا صدمہ ہو گا۔ وہ تو ابھی تک تمہیں اصلی ناگ دیوتا ہی سمجھ رہی ہے۔ پھر ہو سکتا ہے کہ وہ ایک بار پھر ہماری زمین پر اصلی ناگ دیوتا کی تلاش میں آ جائے اور ناگ عنبر ماریا کو ایک بار پھر مصیبت پڑ جائے۔"

ہم شکل ناگ بولا:

"تو کیا تم چاہتی ہو کہ میں قیامت تک اس سیارے پر اپنے دوستوں سے دُور پڑا رہوں۔"

کیپٹی نے کہا:

"تم ابھی اس کے ساتھ کچھ وقت یہاں گزارو۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ جب میں نیچے اپنی زمین پر عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیوسانگ کے پاس گئی تو میں تمہاری بات کروں گی اور ہم کوئی ایسا طریقہ تلاش کریں گے کہ تمہیں یہاں سے واپس زمین پر بلا لیں۔ ابھی تمہیں ایک عورت کے جذبات کی خاطر یہ قربانی دینی ہو گی۔ ذرا خیال کرو کہ کستوری ناگن تمہیں کس قدر پیار کرتی ہے۔ آخر وہ تمہاری بیوی ہے۔"

ہم شکل ناگ بولا:

"اگر تم وعدہ کرتی ہو کہ زمین پر جا کر مجھے بھی واپس بلا لو گی تو میں یہاں کچھ عرصہ کستوری ناگن کے ساتھ گزار

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایسا ہوں۔

کیٹی نے خوش ہو کر کہا:
"شاباش! تم بڑے اچھے ہم شکل ناگ ہو مجھے تم اس لئے بھی پیارے ہو کہ تمہاری شکل میرے بھائی ناگ دیوتا سے ملتی ہے۔"
ہم شکل ناگ نے سر جھکا لیا۔
کیٹی نے کہا:
"اب مجھے بتاؤ کہ ہم کستوری ناگن کی مورتی میں کیسے جان ڈالیں۔ اس پر جو نقلی ناگن نے جادو کیا ہے وہ کیسے ختم کریں؟"
ہم شکل ناگ کچھ سوچ کر بولا:
"یہ جادو نقلی ناگن ملکہ نے کیا ہے اور ظاہر ہے اس کے پاس اس جادو کا توڑ بھی ہوگا۔ تم ابھی جا کر آرام کرو۔ میں کسی نہ کسی طرح ناگن ملکہ سے اس جادو کا توڑ معلوم کرتا ہوں۔ جب مجھے توڑ معلوم ہو گیا تو میں تمہیں بتا دوں گا۔"
کیٹی کہنے لگی: "میں نے کستوری ناگن کی مورتی کو اپنے بستر کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہاں سے کسی کو معلوم نہ ہو جائے کیونکہ ممکن ہے میرے جانے کے بعد ناگن ملکہ میرے کمرے کی تلاشی لے لے۔"

ہم شکل ناگ نے کہا:
"تو پھر تم ایسا کرو کہ جہاں تمہارا کمرہ ہے وہاں شاہی باغ کے پیچھے پرانی دیوار کے پاس ایک ہزاروں برس پرانا درخت ہے۔ اس درخت کا تنا کھوکھلا ہے۔ تم مورتی اس درخت کے تنے میں چھپا کر رکھ دو۔ وہاں کبھی کوئی مالی کا نوکر نہیں جاتا۔"
کیٹی نے ہم شکل ناگ کو خدا حافظ کہا اور اس کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چل پڑی۔ کمرے میں آ کر اس نے پہلا کام یہ کیا کہ پلنگ کے بستر کے نیچے سے مورتی نکالی اور شاہی باغیچے میں آ گئی۔ ابھی رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس نے دیکھا کہ باغیچے کی دیوار کے پاس ایک بہت بڑا گھنا درخت اگا ہوا ہے۔ اس کی شاخیں دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کا تنا اندر سے کھوکھلا تھا۔ کیٹی نے مورتی کو درخت کے تنے میں اندر جا کر چھپا دیا اور باہر گھاس پتے اور درخت کی ٹوٹی ہوئی شاخیں ڈال دیں۔ اس کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ کر پلنگ پر لیٹ گئی۔ اسے خیال آیا کہ اب اسے غائب رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ اسے سلیمانی ٹوپی اتار دینی چاہیے۔
وہ پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے سر پر سے سلیمانی ٹوپی اتاری تو وہ پھر سے دکھائی دینے لگی۔ کیٹی ابھی افراسیاب کو

WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پرانے زمانے سے بلا کر اسے سلیمانی ٹوپی نہیں دینا چاہتی تھی۔ اسے ابھی کسی بھی وقت سلیمانی ٹوپی کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ اس نے سلیمانی ٹوپی کو اپنے بستر کے اندر گدیلے میں چھپا دیا اور پلنگ پر لیٹ کر عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیوسانگ کے خیالوں میں کھو گئی کہ نہ جانے وہ اس وقت زمین پر کہاں ہوں گے۔ کس حال میں ہوں گے اور ان سے اب کب ملاقات ہو گی۔ یہی سوچتے سوچتے کیٹی کو نیند آنے لگی۔ اس سے پہلے اسے اس طرح نیند کبھی نہیں آئی تھی۔ وہ سونا نہیں چاہتی تھی۔ وہ پلنگ سے اٹھ کر کمرے کے فرش پر ٹہلنے لگی۔

دوسری طرف صبح کو ہم شکل ناگ نے نقلی ملکہ ناگن کے ساتھ کھانا کھایا اور اس سے بڑی پیار محبت کی باتیں کرتے ہوئے بولا:

"میں ناگ دیوتا ہوں اور سانپ سے انسان اور انسان سے سانپ بن سکتا ہوں۔ لیکن میں نے زمین پر ایک جزیرے میں ایک بار ایسے اژدہا کو دیکھا تھا کہ جس کا نام شیش ناگ تھا۔ اس میں یہ طاقت تھی کہ وہ جس انسان کو پھونک مارتا تھا وہ پتھر بن جاتا تھا اور پھر جب اس پتھر کو پھونک مارتا تھا تو اس میں جان پڑ جاتی تھی۔ ایسی طاقت میں نے پھر کسی سانپ میں نہیں دیکھی۔"

ہم شکل ناگ نے جان بوجھ کر ایسی بات شروع کی تھی تاکہ شاید



اگر نقلی ناگن ملکہ اسے اپنے جادو کا توڑ بتا دے۔ نقلی ناگن نے ہم شکل ناگ کی بات سن کر ناک چڑھایا اور بولی:

"ناگ دیوتا! تم زمین کی باتیں مت کیا کرو۔ تم نے ہمارے سیارے کی مخلوق کو ابھی پوری طرح نہیں دیکھا۔ یہاں ایسی ایسی مخلوق آباد ہے کہ اگر دریا کے پانی پر پھونک ماردیں تو دریا ایک دم برف کی سِل بن جائے۔ پتھر کو زندہ کرنا کوئی کرامت نہیں ہے۔ یہ تو میں بھی کر سکتی ہوں۔"

ہم شکل ناگ بولا:

"کیا سچ مچ تم بھی کر سکتی ہو ملکہ؟"

"کیوں نہیں" نقلی ملکہ نے بڑی شان سے گردن اٹھا کر کہا۔ "یہ تو میرے لئے بے حد معمولی بات ہے۔"

ہم شکل ناگ نے کہا:

"ٹھیک ہے میں مانتا ہوں۔ لیکن جب تک تم مجھے یہ کرامت کر کے نہیں دکھاؤ گی مجھے یقین نہیں آئے گا۔"

نقلی ملکہ ہنسنے لگی:

"تم اگر میرے خاوند اور اس سیارے کے بادشاہ نہ ہوتے تو میں کبھی تمہارا کہا نہ مانتی۔ ٹھہرو۔ میں ایک کنیز کو بلا کر تمہیں یہ کرامت کر کے دکھاتی ہوں۔ تم خاموش بیٹھے رہنا۔"

وہ دونوں شاہی کمرے میں بیٹھے تھے۔ نقلی ملکہ نے تالی بجائی۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ایک کنیز اندر آ کر تعظیم بجا لا کر بولی:
"کیا حکم ہے ملکہ صاحبہ؟"
نقلی ملکہ نے کہا:
"یہاں میرے سامنے فرش پر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤ اور جب تک میں نہ کہوں اپنی آنکھیں ہرگز مت کھولو۔"
کنیز کی کیا مجال تھی کہ وہ ملکہ ناگن کے آگے زبان کھولتی۔ فوراً فرش پر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئی۔ نقلی ناگن ملکہ نے ہم شکل ناگ کی طرف دیکھا اور کہنے لگی:
"ناگ دیوتا! اب تم وہ کرامت دیکھو گے جس کو تم بڑی کرامت سمجھ رہے ہو اور ہمارے لئے یہ معمولی بات ہے۔"
اس کے ساتھ ہی نقلی ناگن نے کچھ پڑھ کر کنیز کی طرف پھونک ماری۔ دوسرے لمحے زندہ کنیز کی جگہ پتھر کی چھوٹی سی مورتی اسی طرح بیٹھی تھی۔ ہم شکل ناگ نے خوش ہو کر کہا:
"ملکہ! تم واقعی بہت عظیم عورت ہو۔ لیکن اب اسے زندہ کر کے بھی دکھاؤ۔"
نقلی ناگن ملکہ نے مسکرا کر کہا:
"یہ کون سی مشکل بات ہے۔ ابھی اس پتھر کی مورتی کو زندہ کئے دیتی ہوں۔"



نقلی ناگن ملکہ نے پھر منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھ کر پھونک ماری اور پتھر کی مورتی پھر سے زندہ کنیز بن گئی۔ وہ اسی طرح آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی۔
نقلی ناگن ملکہ نے کہا:
"کنیز! اب تم جا سکتی ہو۔"
کنیز نے ادب سے سلام کیا اور جدھر سے آئی تھی ادھر کو چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد نقلی ناگن بولی:
"کہو کیا اب بھی تمہیں یقین نہیں آیا کہ ہم لوگ تم زمین والوں سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔"
ہم شکل ناگ کو جو معلوم کرنا تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تھا اب وہ اس راز کو، اس منتر کو معلوم کرنا چاہتا تھا جس کی مدد سے نقلی ناگن نے پتھر کی مورتی کو دوبارہ انسانی شکل میں تبدیل کیا تھا اس لئے کہا:
"ملکہ! اب میں مان گیا ہوں کہ تم لوگ واقعی ہم لوگوں سے بہت ترقی یافتہ ہو۔ لیکن کیا تم اسے پسند کرو گی کہ ملکہ کے پاس جو طاقت ہو اس کا بادشاہ اس سے محروم ہو؟"
نقلی ناگن ہم شکل ناگ کی طرف تکنے لگی:
"تم کیا چاہتے ہو ناگ دیوتا؟"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہم شکل ناگ بولا:

"ملکہ! تم ہمیں دنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز ہو۔ ہم نے تمہاری خاطر اپنی زمین اور وہاں کے سارے دوست چھوڑ دیئے۔ ہماری خواہش ہے کہ تم ہمیں یہ منتر بتا دو جس کی مدد سے تم انسان کو پتھر کی مورتی اور پھر پتھر کی مورتی سے دوبارا انسان بنا دیتی ہو۔"

نقلی ناگن چپ ہو گئی۔ وہ بہت کچھ سوچ رہی تھی۔ پھر مسکرا کر بولی:

"ہمیں کوئی بھی منتر اپنے ناگ دیوتا سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ مگر میں تمہیں ایک شرط پر یہ منتر بتاؤں گی۔"

"وہ کون سی شرط ہے ملکہ۔ تم بتاؤ۔ میں اسے بڑی خوشی سے قبول کروں گا۔"

نقلی ملکہ نے کہا:

"شرط یہ ہے کہ جس انسان کو تم میرا منتر پڑھ کر پتھر کرو گے اسے ایک سال سے پہلے دوبارا زندہ نہیں کر سکو گے۔ اگر اس سے پہلے تم نے اسے انسان بنانے کے لئے منتر پڑھ کر پھونکا تو وہ انسان مر جائے گا۔"

ہم شکل ناگ دل میں بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ اس نے کسی زندہ انسان کو تو پتھر بنانا ہی نہیں تھا۔ اسے تو ایک ایسی عورت کو



پھر سے زندہ کرنا تھا جو پہلے ہی پتھر کی مورتی بن چکی تھی اور اسے پتھر بنے دو سال سے بھی زیادہ کا عرصہ گذر چکا تھا۔ یعنی کستوری ناگن کو پتھر کی مورتی میں تبدیل ہوئے دو سال سے زیادہ ہو چکے تھے۔ اس نے کہا:

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے ملکہ! بھلا مجھے اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اول تو مجھے ضرورت ہی نہیں کہ کسی انسان کو پتھر بناؤں۔ میں تو ویسے ہی اس خیال سے تم سے یہ منتر حاصل کر رہا ہوں کہ مجھے یہ خیال نہ رہے کہ میں بادشاہ ہوتے ہوئے بھی کمزور ہوں اور میرے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ اب مجھے وہ منتر بتاؤ جس کو پڑھ کر انسان کو پتھر بنایا جاتا ہے اور پھر وہ منتر بتاؤ کہ جس کو پڑھ کر پھونکنے سے انسان کو پتھر سے دوبارا انسان بنا دیا جاتا ہے۔"

نقلی ملکہ ناگن کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ہم شکل ناگ تو اس کا اپنا بادشاہ ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس منتر کا اثر خود ملکہ پر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم شکل ناگ کو دونوں منتر بتا دیئے۔ ہم شکل ناگ نے ان منتروں کو اچھی طرح سے یاد کر لیا۔ اسی روز شام کے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وقت دربار سے واپس آتے ہوئے ہم شکل ناگ نے کیٹی کو دیکھا۔ کیٹی نے اس وقت سلیمانی ٹوپی نہیں پہنی ہوئی تھی۔ وہ نظر آ رہی تھی۔ کیٹی اس وقت نقلی ملکہ کے لئے پھولوں کے ہار چنگیر میں رکھے لئے جا رہی تھی۔ ہم شکل ناگ نے اس کے قریب سے گذرتے ہوئے اشارے سے کہا کہ وہ اس سے ملنے آئے۔

کیٹی ہم شکل ناگ کا اشارہ سمجھ گئی کہ اسے کوئی کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ رات جب گہری ہو گئی تو کیٹی نے بستر کے نیچے سے سلیمانی ٹوپی نکال کر سر پر اوڑھی اور غائب ہو گئی۔ غائب ہوتے ہی وہ سیدھی ہم شکل ناگ بادشاہ کے کمرہ خاص کی طرف روانہ ہو گئی۔ اسی طرح وہ پہرے دار انسانوں اور سانپوں کے بیچ میں سے گذرتی ہم شکل ناگ کے کمرے میں جا پہنچی۔ کمرے میں جاتے ہی وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔ کیونکہ کمرے میں ہم شکل ناگ کے علاوہ نقلی ناگن ملکہ بھی موجود تھی اور ہم شکل ناگ کے پاس بیٹھی چوپٹ کا کھیل کھیل رہی تھی۔ ہم شکل ناگ کو کیٹی کے آنے کی بالکل خبر نہ ہوئی۔ مگر نقلی ملکہ ناگن نے کیٹی کے جسم سے نکلنے والی گرمی کی لہروں کو فوراً محسوس کر لیا۔ چوپٹ کھیلتے کھیلتے وہ ایک دم سے رک گئی اور آس پاس تکنے لگی۔ ہم شکل ناگ کا ماتھا ٹھنکا کہ کہیں کیٹی نہ آ گئی ہو۔ کیونکہ اس نے اسے آج رات بلایا تھا۔ وہ بولا:

"ملکہ! کیا بات ہے۔ تم نے کھیل سے ہاتھ کیوں کھینچ لیا؟"

مگر نقلی ملکہ ناگن باقاعدہ کسی انسان کے جسم کی لہروں کو محسوس کر رہی تھی۔ اس کے پاس ایسا کوئی طلسم نہیں تھا کہ جس کی مدد سے وہ کسی ایسے انسان کو دیکھ سکتی جو غائب ہو۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

# پُراسرار انسانی سایہ

ادھر کیٹی بھی جان گئی کہ نقلی ملکہ کو اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا ہے مگر وہ باہر جانے کی بجائے وہیں کھڑی رہی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ نقلی ناگن ملکہ کیا کرتی ہے۔ نقلی ملکہ نے ہاتھ کھینچ لیا اور بولی:

"ناگ دیوتا! میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے ہاتھ سے قہوہ تیار کر کے لاؤں۔ ہم دونوں بیٹھ کر پئیں گے۔"

ہم شکل ناگ خود یہی چاہتا تھا کہ یہ بلا وہاں سے کسی طرح دفع ہو جائے۔ کیونکہ اسے بھی احساس ہو گیا تھا کہ کمرے میں کیٹی موجود ہے یا اگر نہیں ہے تو آنے ہی والی ہے۔ نقلی ملکہ اٹھ کر شاہی کچن کی طرف چل دی۔ شاہی کچن وہاں سے برآمدہ چھوڑ کر دوسرے حصے میں تھا۔ مگر نقلی ملکہ کمرے سے نکل کر باورچی خانے یعنی کچن کی طرف جانے کی بجائے سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر آ گئی۔ یہاں وہ روشن دان کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی اور نیچے دیکھنے لگی۔ نقلی ملکہ کو شک تھا کہ کوئی آسیبی شے اس کمرے میں آئی ہوئی ہے۔ اب ملکہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ آسیبی شے اپنے آپ وہاں آئی ہے یا ناگ دیوتا نے اسے بلایا ہے۔ نقلی ملکہ کو یہ خبر نہیں تھی کہ جب وہ کمرے سے باہر نکلی تھی تو غیبی کیٹی اس کے پیچھے پیچھے گئی تھی۔ کیٹی نے جب دیکھا کہ نقلی ملکہ چھت پر جا کر روشندان کے ساتھ لگ کر نیچے دیکھ رہی ہے تو وہ سمجھ گئی کہ نقلی ملکہ یہ پتہ کرنا چاہتی ہے کہ اگر کوئی کمرے میں غیبی شے ہے تو کیا وہ ہم شکل ناگ سے ملنے آئی ہے؟

کیٹی جلدی سے نیچے ہم شکل ناگ کے کمرے میں آ گئی۔ وہ اسی طرح چوبٹ کے آگے پلنگ پر بیٹھا تھا۔ کیٹی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے پاس گئی اور اس کے کان کے ساتھ منہ لگا کر سرگوشی میں بولی:

"میں کیٹی ہوں۔ مگر اپنی جگہ سے ہرگز نہ ہلنا اور بولنا بھی نہیں۔ مکار نقلی ناگن چھت کے روشندان کے ساتھ لگی نیچے دیکھ رہی ہے۔ اسے شک پڑ گیا ہے کہ کمرے میں کوئی غیبی شے موجود ہے۔"

ہم شکل ناگ بھی ہوشیار ہو گیا۔ اس کی آنکھیں تو چوبٹ کے مہروں پر لگی تھیں جیسے وہ کوئی اگلی چال سوچ رہا ہو اور سرگوشی میں بولا:

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں نے منتر معلوم کر لیا ہے۔"
ہم شکل ناگ نے یہ الفاظ اس طرح بولے تھے کہ اس کی آواز بھی نہیں نکلی تھی اور ہونٹ بھی بے حد بے معلوم انداز میں اس طرح سے ہلے تھے کہ دور سے کسی کو پتہ نہیں چل سکتا تھا۔ کیٹی آہستہ سے بولی:

"میں جا رہی ہوں۔"

کیٹی یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ ایک بات کیٹی پر ثابت ہو گئی تھی کہ نقلی ملکہ اگرچہ جادوگرنی ہے مگر وہ کیٹی کو سلیمانی ٹوپی پہنی ہوئی حالت میں نہیں دیکھ سکتی۔ اگرچہ وہ اس کی موجودگی کو محسوس کر سکتی ہے۔ وہ بھی اس لیے کہ نقلی ملکہ ایک ناگن بھی تھی۔ مگر ہم شکل ناگ سے مل کر باتیں کرنی بھی ضروری تھیں۔ چنانچہ کیٹی دوسرے روز پھر ہم شکل ناگ بادشاہ کے کمرے کی طرف روانہ ہوئی۔ وہ خود کیٹی کے کمرے میں نہیں آ سکتا تھا۔ کیٹی جب دوسری رات ہم شکل ناگ سے ملنے گئی تو دیکھا کہ وہ تو کمرے میں نہیں تھا۔ نقلی ملکہ ناگن تخت پر بال کھولے بیٹھی تھی اور ایک خادمہ اس کے بالوں میں سفید موتی پرو رہی تھی۔ کیٹی کے داخل ہوتے ہی نقلی ناگن ملکہ کو فوراً محسوس ہو گیا کہ وہی کل والا کوئی انسان یا عورت جو غائب ہے کمرے میں آ گئی ہے۔ مگر اس نے اپنے چہرے سے بالکل ظاہر نہ ہونے دیا کہ اسے کمرے میں کسی غیبی شے کی موجودگی کا احساس ہو گیا ہے۔ اس نے انگڑائی لے کر خادمہ سے کہا:

"بس اب تم جاؤ۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔"

خادمہ نے اسی وقت طشت میں موتی سنبھالے اور ادب سے سلام کر کے کمرے سے نکل گئی۔

اب نقلی ملکہ اٹھ کر کمرے میں یوں ٹہلنے لگی۔ جیسے یونہی دل بہلانے کے لیے ٹہل رہی ہے۔ اصل میں وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ غیبی شے کہاں پر موجود ہے۔ اس کا اندازہ اسے کیٹی کے جسم سے نکلنے والی گرمی کی لہروں سے برابر ہو رہا تھا۔ ایک جگہ نقلی ملکہ کو انسانی جسم کی حرارت کی لہریں بہت قریب سے آتی محسوس ہوئیں۔ کیٹی اس کے بالکل قریب کھڑی تھی۔ اب نقلی ملکہ نے منتر پڑھ کر پھونک ماری۔ پھونک کی لہر جب کیٹی کے جسم سے ٹکرائی تو وہ ایک دم سے پتھر بن گئی اور پتھر بنتے ہی وہ ظاہر ہو گئی۔

نقلی ملکہ نے پلٹ کر کیٹی کی طرف دیکھا تو غصے سے کانپنے لگی تو یہ اس کی کنیز کیٹی تھی جو غائب ہو کر اس کے خاص کمرے میں آئی تھی۔ یہ کیا کرنے آئی تھی؟ نقلی ملکہ کو یہ معلوم نہیں تھا۔ اسے اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ کیونکہ کیٹی کے ارادے اگر خطرناک بھی تھے اور وہ اسے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK



نقصان بھی پہنچانا چاہتی تھی تو اب وہ پتھر بن چکی تھی اور اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی۔ کیٹی انسان سے پتھر کی چھوٹی سی مورتی بن گئی تھی۔ بالکل ایسی مورتی جیسی کستوری ناگن کی تھی۔ نقلی ملکہ کو اب خیال آیا کہ ایک روز پہلے ہم شکل ناگ بادشاہ نے اس سے وہ منتر معلوم کیا تھا جس کو پڑھ کر انسان کو پتھر اور پتھر سے دوبارا انسان بنایا جا سکتا تھا۔ اسے دال میں کچھ کالا کالا نظر آنے لگا۔ اس نے سوچا کہ بہتر ہے کہ اس نیز کیٹی سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے۔ اگر وہ ا ر ڈالتی تو خطرہ تھا کہ ایسی عورت جو غائب ہو سکتی ہے ممکن ہے ہ مرنے کے بعد بھی بدروح بن کر آ جائے اور اسے پریشان کرے۔ نانچہ نقلی ملکہ نے کیٹی کی پتھر کی مورتی کو اٹھایا اور شاہی محل کے غیہ دروازے سے نکل کر سرنگ میں ایک طرف چلنے لگی۔

س شاہی محل کے نیچے ایک ایسا تاریک گڑھا تھا جس میں ہر وقت دلدل اوپر نیچے ہوتی رہتی تھی۔ اس گڑھے کے بارے میں مشہور تھا کہ اگر ہاتھی بھی اس میں گر پڑے تو دلدل اسے نگل جائے گی اور ہاتھی کا نام و نشان تک نہیں ملے گا۔

نقلی ملکہ کیٹی کی مورتی کو اس دلدل میں پھینک دینا چاہتی تھی کہ وہ نہ زندہ حالت میں ہو اور نہ مردہ حالت میں — اور قیامت تک وہ اس دلدل سے باہر بھی نہیں نکل سکے گی۔



سرنگ میں چلتے چلتے ایک جگہ تنگ موڑ آ گیا۔ یہاں سرنگ کی چھت بہت نیچی تھی۔ نقلی ملکہ جھک کر وہاں چلنے لگی۔ آگے اندھیرا گڑھا تھا جس میں سیاہ کیچڑ والی دلدل اوپر نیچے ہو رہی تھی اور اس میں سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے دلدل سانس لے رہی ہو۔ نقلی ملکہ نے کیٹی کی مورتی اس دلدل میں پھینک دی۔ دلدل نے اسے دیکھتے دیکھتے نگل لیا۔ نقلی ملکہ خوش ہوئی کہ ایک ایسی عورت سے اس کو نجات مل گئی جو آسیب بن کر کسی وقت بھی اس کو نقصان پہنچا سکتی تھی۔

اس رات ہم شکل ناگ دیر تک کیٹی کا انتظار کرتا رہا۔ مگر کیٹی نہ آئی۔ دوسرے دن کیٹی دربار میں اور شاہی محل میں بھی ہم شکل ناگ کو کہیں دکھائی نہ دی۔ اب تو اسے تشویش ہوئی کہ کیٹی کہاں چلی گئی ہے۔ کہیں نقلی ملکہ نے اسے قتل تو نہیں کروا دیا؟ ہم شکل ناگ کے دل میں طرح طرح کے خیالات آنے لگے۔ وہ نقلی ملکہ سے پوچھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اسے خیال آیا کہ شاہی محل کے پرانے درخت میں کستوری ناگن کی مورتی کو چل کر دیکھنا چاہیے کہ کہیں وہ بھی تو گم نہیں ہو گئی۔ ایک رات ہم شکل ناگ کسی نہ کسی طرح سیاہ لبادہ اوڑھ کر محل کے پچھلے دروازے سے نکل کر شاہی باغ کے پچھواڑے درخت کے پاس آ گیا۔ اس نے تنے میں جا کر دیکھا۔ اوپر درخت کی کھوہ کے اندر ایک جگہ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کستوری ناگن کی مورتی اسی طرح پڑی تھی۔ ہم شکل ناگ کو تسلی ہو گئی کہ کیٹی کے ساتھ یہ مورتی غائب نہیں ہوئی۔ جب وہ واپس جانے لگا تو اس کو خیال آیا کہ اب جب کہ وہ اپنے کمرے سے نکل آیا ہے تو کیوں نہ کیٹی کے کمرے میں دیکھتا جائے کہ وہ وہاں ہے کہ نہیں؟

ہم شکل ناگ محل کی دیوار کے ساتھ لگ کر چلتا ہوا کیٹی کے کمرے کے باہر آ گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ہم شکل ناگ نے دروازہ کھول دیا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ کیٹی وہاں پر نہیں تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ یا تو کیٹی کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے اور یا پھر نقلی ملکہ نے اسے کہیں گم کر دیا ہے۔ یہ ہم شکل ناگ کو معلوم تھا کہ یہ نقلی ملکہ کیٹی کو قتل نہیں کر سکتی۔ اس کو خیال آ گیا کہ کیٹی نے کہا تھا کہ وہ غائب کر دینے والی سلیمانی ٹوپی اپنے بستر کے نیچے رکھتی ہے۔ ہم شکل ناگ نے جلدی سے کیٹی کا بستر اٹھا کر دیکھا۔ سلیمانی ٹوپی وہاں پر نہیں تھی اس کا مطلب تھا کہ جب اسے اغوا یا غائب کیا گیا تو وہ سلیمانی ٹوپی پہنے ہوئے تھی۔ ظاہر ہے کیٹی غیبی حالت میں تھی۔ ایسی حالت میں اسے وہی شخص دیکھ سکتا ہے جو طلسم جانتا ہو اور صرف نقلی ملکہ چوپٹ کھیلتے کھیلتے رک گئی تھی۔ پھر کیٹی نے بھی اسے آ کر کان میں سرگوشی کر کے بتایا تھا کہ ملکہ باورچی خانے میں نہیں گئی بلکہ اوپر چھت پر روشن دان سے لگی نیچے دیکھ رہی ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ نقلی ملکہ نے کیٹی کو کو پتھر کی مورتی بنا کر کہیں کسی ایسی جگہ پھینک دیا ہے کہ جہاں سے شاید وہ کبھی باہر نہیں نکل سکے گی۔

ہم شکل ناگ کیٹی کے لئے پریشان ہو گیا۔ وہ اس کے کمرے سے نکل کر اداس اداس اپنے شاہی کمرے میں واپس آ گیا اور پلنگ پر لیٹ کر کیٹی کے بارے میں غور کرنے لگا کہ اسے نقلی ملکہ نے اگر کسی ایسی جگہ پھینکا ہے جہاں سے وہ کبھی باہر نہیں نکل سکتی تو وہ جگہ کون سی ہو سکتی ہے۔ اس کو شاہی محل کے خفیہ تہہ خانوں کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ نقلی ملکہ ناگن نے ہم شکل ناگ کو کبھی ایسی جگہوں کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ اس کے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ اس کے پاس منتر موجود ہے۔ کیوں نہ وہ کستوری ناگن کی مورتی پر منتر پھونک کر اسے انسانی شکل میں واپس لے آئے اور اس سے مشورہ کرے۔ پھر یہ سوچ کر اس نے اس ارادے کو ترک کر دیا کہ کہیں کستوری ناگن کی مصیبت بھی اسے نہ پڑ جائے۔ کہیں نقلی ملکہ کستوری ناگن کو بھی ہلاک نہ کر ڈالے۔ اگر کیٹی اس کے ساتھ ہوتی تو وہ دونوں کستوری ناگن کے ساتھ مل کر نقلی ملکہ کے خلاف لڑائی کر سکتے تھے۔ کستوری ناگن اگر

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زندہ ہو گئی تو وہ بھی کسی شکل میں گرفتار نہ ہو جائے۔ یہی کچھ سوچتے سوچتے ہم شکل ناگ سو گیا۔

پورے چاند کی رات آ گئی۔ اب نقلی ملکہ کو اپنے محکوم سیارے کے دورے پر جانا تھا۔ جہاں وہ سیارے پر جا کر دربار لگاتی تھی اور اپنی محکوم رعایا کے مسئلے مسائل سنتی تھی۔ ہم شکل ناگ نے سوچا کہ وہ نقلی ملکہ کے ساتھ دورے پر نہیں جائے گا۔ چنانچہ جب نقلی ملکہ کے دوسرے سیارے پر جانے کا وقت آیا تو ہم شکل ناگ بیمار پڑ گیا۔ اس نے جان بوجھ کر بیماری کا بہانہ بنایا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جب نقلی ملکہ وہاں نہ ہو تو وہ سارے محل کی ایک بار تلاشی لے اور کیٹی کو تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ نقلی ملکہ نے ہم شکل ناگ کا بہت علاج کرایا مگر جب انسان کو کوئی بیماری ہی نہ ہو تو علاج کیا ہوگا؟ ہم شکل ناگ یہی شکایت کرتا کہ اس کو بڑے سخت چکر آ رہے ہیں اور وہ چل پھر نہیں سکتا۔ نقلی ملکہ کا دورہ بھی بڑا ضروری تھا۔ دوسرے سیارے کے لوگ اس کی راہ دیکھتے تھے ویسے بھی ان پر اپنا رعب قائم رکھنے کے لئے مہینے میں ایک بار یہ دورہ بڑا ضروری ہوتا تھا۔ نقلی ملکہ کے دل میں اگر کوئی شبہ پیدا ہو جاتا تو وہ ہم شکل ناگ کو زبردستی اپنے تخت پر بٹھا کر لے جاتی اور یہ کہتی کہ تم بے شک تخت پر بیٹھے رہنا۔ آرام کرنا۔ مگر اتفاق سے اس کے دل میں کوئی شک بھی نہ پیدا ہوا۔ شک پیدا ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ کیٹی کو تو مورتی بنا کر اس نے سرنگ کی دلدل میں پھینک دیا تھا۔

چنانچہ ملکہ اکیلی ہی دورے پر روانہ ہو گئی۔ ہم شکل ناگ جانتا تھا کہ نقلی ملکہ تین دن سے پہلے واپس نہیں آئے گی۔ اب وہ اکیلا تھا اور آزادی سے کیٹی کی تلاش کا کام شروع کر سکتا تھا۔ سب سے پہلے اس نے محل کے آس پاس والے میدانوں اور ویران علاقوں میں کھوج لگانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد محل میں آ گیا۔ شاہی محل کا اس نے ایک ایک کمرہ اچھی طرح سے دیکھ لیا۔ اسے خیال آیا کہ نقلی ملکہ نے کیٹی کو اگر پتھر کی مورتی میں تبدیل کیا ہے تو ضرور کسی ایسی جگہ پھینکا ہو گا جو خفیہ ہو گی۔ ہم شکل ناگ کو صرف ایک ہی خفیہ راستے کا علم تھا جو ان کی شاہی خواب گاہ سے محل کے باہر ایک جنگل کو نکل جاتا تھا۔ ہم شکل ناگ نے یہ خفیہ راستہ اچھی طرح سے دیکھا۔ یہاں اسے کسی جگہ بھی کوئی مورتی پڑی ہوئی نظر نہ آئی۔ اس نے سوچا کہ محل کی کسی دوسری خفیہ جگہ کا پتہ شاہی محل کی کسی پرانی کنیز سے معلوم کرنا چاہیے۔ ہم شکل ناگ کی ایک بوڑھی خادمہ تھی جو اس کے لئے کھانا تیار کرتی تھی۔ اس نے اس بوڑھی خادمہ کو بلا کر باتوں ہی باتوں میں پوچھ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ بتاؤ اگر کوئی دشمن ہم پر حملہ کر دے تو ہم کہاں جائیں گے؟ کیا کوئی خفیہ جگہ ایسی نہیں رکھی گئی کہ جہاں دشمن سے بچ کر چھپا جا سکے؟"

بوڑھی کنیز نے کہا:

"ناگ دیوتا! یہاں تو صرف ایک ہی خفیہ راستہ ہے جو ملکہ کی خواب گاہ کے محل سے باہر جنگل میں جاتا ہے اس کے علاوہ مجھے کسی راستے کا پتہ نہیں۔"

ہم شکل ناگ نے محل کے کئی پرانے نوکروں سے بھی پوچھ گچھ کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ ادھر نقلی ملکہ کے واپس آنے میں ایک روز باقی رہ گیا تھا۔ ہم شکل ناگ کو یہ احساس بھی تھا کہ اگر ملکہ واپس آگئی تو وہ اتنی آزادی سے کیٹی کی تلاش جاری نہیں رکھ سکے گا۔ وہ ایک روز شام کے وقت اپنے محل کی بالکونی میں پریشان کھڑا تھا کہ اسے آواز سنائی دی۔ یہ کسی کے قدموں کی چاپ تھی۔ ہم شکل ناگ نے جھک کر دیکھا۔ شام کے اندھیرے میں ایک انسانی سایہ سیاہ لبادے میں لپٹا باغ کے درختوں میں سے گزر رہا تھا۔ اس نے کاندھے پر ایک بوری ڈال رکھی تھی۔ ہم شکل ناگ کو تعجب ہوا کہ یہ کون شخص ہے اور کس چیز کو اٹھائے کہاں جا رہا ہے۔ ہم شکل ناگ نے فوراً نیچے اتر کر اس کا پیچھا کرنا شروع



کر دیا۔ انسانی سایہ محل کے باغ کے ویران حصے میں آ کر ایک پرانے درخت کے پیچھے رک گیا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ ہم شکل ناگ جلدی سے ایک طرف ہو گیا۔ اب انسانی سایہ درخت کے پاس جھاڑیوں کو ہٹا کر ایک تنگ راستے میں داخل ہو گیا۔

تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر ہم شکل ناگ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ یہ ایک سرنگ تھی جس میں اندھیرا چھایا تھا۔ ہم شکل ناگ نے سوچا کہ اس طرح پیچھے چلنے سے اس کا پتہ چل جائے گا۔ اس میں اتنی طاقت تھی کہ وہ انسان سے سانپ بن سکے۔ کیونکہ وہ پہلے سانپ ہی تھا اور اسے ناگ کے ہم شکل کا روپ دیا گیا تھا۔ ہم شکل ناگ نے فوراً سانپ کی شکل بدل لی۔ اب وہ بے فکر ہو کر انسانی سائے کا تعاقب کرنے لگا۔ انسانی سایہ سرنگ میں کافی آگے جا کر ایک جگہ رک گیا۔ ہم شکل ناگ سانپ کی شکل میں سرنگ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ نظر نہیں آ سکتا تھا مگر ہم شکل ناگ انسانی سائے کو دیکھ رہا تھا۔ سانپ اندھیرے میں دیکھ لیتے ہیں۔ یہاں سرنگ ایک طرف گھوم گئی تھی۔ یہ وہی خفیہ سرنگ تھی جس کی دلدل میں نقلی ملکہ نے کیٹی کی بوری کو پھینکا تھا۔ انسانی سایہ سرنگ کے ساتھ گھوم گیا آگے وہ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK



گڑھا آ گیا جس میں دلدل اوپر نیچے ہو رہی تھی اور اس میں سے سانس لینے کی آواز آ رہی تھی۔

انسانی سائے نے کندھے پر اٹھائی ہوئی بوری نیچے رکھ دی۔ اب اس نے چہرے پر سے کپڑا ہٹایا تو ہم شکل ناگ نے اسے پہچان لیا۔ وہ فوج کا سپہ سالار تھا۔ ہم شکل ناگ حیران ہوا کہ یہ یہاں کیا کرنے آیا ہے۔ سپہ سالار نے بوری کو کھول دیا۔ بوری میں ایک خوبصورت لڑکی بند تھی جو یا تو مر چکی تھی یا بے ہوش تھی۔ سپہ سالار نے لڑکی کو رسیوں سے باندھا ہوا تھا۔ وہ اس کو دلدل میں پھینکنے والا تھا۔ ہم شکل ناگ یہ ظلم نہ دیکھ سکا۔ اس نے محسوس کیا کہ لڑکی نے آہستہ سے آواز نکالی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ لڑکی زندہ تھی۔ ہم شکل ناگ تیزی سے دیوار سے اترا اور اس نے ایک پھنکار ماری۔ وہ چاہتا تھا کہ سپہ سالار ڈر کر بھاگ جائے مگر سپہ سالار نے اندھیرے میں ایک سانپ کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے کمر سے لگا ہوا خنجر نکال لیا اور پوری طاقت سے سانپ پر پھینکا۔ ہم شکل ناگ اگر تیزی سے ایک طرف نہ ہٹ جاتا تو خنجر نے اس کی گردن اڑا دی ہوتی۔ ہم شکل ناگ کو سخت غصہ آیا۔ اب اسے اپنی جان کا بچاؤ بھی کرنا تھا۔ کیونکہ سپہ سالار نے اپنا وار خالی جاتا دیکھ کر جیب سے دوسرا خنجر نکال لیا تھا۔

ہم شکل ناگ اندھیرے میں تیزی سے سپہ سالار کے پیچھے آ گیا اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کی پنڈلی پر ڈس دیا۔ ہم شکل ناگ اگرچہ ناگ دیوتا نہیں تھا مگر وہ بھی پرانا سانپ تھا اور اس کے زہر کا کوئی علاج نہیں تھا۔ جونہی اس کا زہر سپہ سالار کے جسم میں گیا اس کی ٹانگیں اور بازو زور زور سے کانپنے لگے۔ اور پھر وہ دھڑام سے دلدل میں گر پڑا۔ دلدل نے فوراً اسے نگلنا شروع کر دیا اور ہم شکل ناگ کے دیکھتے دیکھتے سپہ سالار دلدل میں غائب ہو چکا تھا۔ ہم شکل ناگ نے فوراً انسانی شکل اختیار کی اور لڑکی کو اٹھا کر سرنگ سے باہر تازہ ہوا میں لے آیا۔ یہ علاقہ سنسان تھا۔ آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔ ہم شکل ناگ نے لڑکی کو زمین پر لٹا دیا اور اس کے ہاتھوں کو ملنے لگا۔ لڑکی نوجوان اور بے حد خوبصورت اور نازک تھی۔ اس کو ہوش آ گیا۔ اس نے ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی میں اپنے پاس ایک اجنبی کو دیکھا تو عاجزی سے بولی:

"مجھ پر رحم کرو۔ میری بوڑھی ماں پر رحم کرو مجھے قتل نہ کرو۔ میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں۔"

ہم شکل ناگ کے دل پر لڑکی کی آہ و زاری کا بے حد اثر ہوا۔ اس نے لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"میری بہن گھبراؤ نہیں۔ مجھے اپنا بھائی سمجھو آدمی نہیں

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ میری بیٹی سے زبردستی بیاہ کرنا چاہتا تھا جبکہ میری بیٹی اسے پسند نہیں کرتی تھی۔ آج رات وہ آیا اور یہ کہہ کر میری بچی کو اٹھا کر لے گیا کہ وہ اسے زندہ نہیں چھوڑیگا۔ اگر تم ہماری مدد کو نہ آتے تو میری بیٹی کبھی زندہ گھر واپس نہیں آسکتی تھی۔"

ہم شکل ناگ نے کہا:

"تم فکر نہ کرو۔ تمہارا دشمن اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔ وہ سرنگ کے اندر جو دلدل ہے اس میں گرا اور دلدل نے اسے نگل لیا۔"

بوڑھی عورت نے آسمان کی طرف دیکھا اور بولی:

"خدا کا شکر ہے۔ اس دلدل میں جو کوئی گرا پھر باہر نہیں نکل سکا۔ ہم نے اپنے باپ سے سنا تھا کہ اس دلدل میں بادشاہ لوگ اپنے دشمنوں کو پھینکا کرتے تھے۔"

اچانک ہم شکل ناگ کو خیال آیا کہ نقلی ملکہ نے بھی کیٹی کی ممی کو ضرور اسی دلدل میں پھینکا ہوگا۔ اس نے بوڑھی عورت سے اجازت لی اور تیز تیز چلتا ایک بار پھر سرنگ کے اندر دلدل کے کنارے آگیا۔ یہاں آکر اس نے ایک دلدلی سانپ کی شکل بدلی اور دلدل میں اتر گیا۔ دلدل میں رہنے والے سانپ کو دلدل کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی۔ ہم شکل ناگ دلدل کے نیچے اس کی تہہ میں آگیا۔

قتل کرنے سرنگ میں لایا تھا وہ مرچکا ہے۔ میں تمہارا بادشاہ ناگ دیوتا ہوں۔"

لڑکی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے سر جھکا کر ہم شکل ناگ کی تعظیم کی اور کہا:

"بادشاہ سلامت! آپ نے میری جان بچائی۔ میں آپ کا احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔"

ہم شکل ناگ بولا:

"یہ میرا فرض تھا جو میں نے پورا کیا۔ آؤ میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں۔"

ہم شکل ناگ نے لڑکی کو ساتھ لیا اور رات کے اندھیرے میں شہر کی سڑکوں پر سے گذرتا لڑکی کے گھر آگیا۔ لڑکی کی بوڑھی ماں اپنی بیٹی کی جدائی میں آنسو بہا رہی تھی۔ سپہ سالار لڑکی کو وہاں سے اغوا کر کے لے گیا تھا اور بوڑھی عورت کے ہاتھ پاؤں باندھ گیا تھا۔ ہم شکل ناگ نے فوراً بوڑھی عورت کی مشکیں کھولیں اور کہا:

"میں تمہارا بادشاہ ہوں ماں۔ تمہاری بیٹی کو ایک ظالم شخص سے بچا کر لے آیا ہوں۔ مجھے بتاؤ اس شخص نے تمہاری بچی کو کیوں اغوا کیا تھا؟"

بوڑھی عورت نے ہم شکل ناگ کے آگے سر جھکا دیا اور بولی:

"بادشاہ سلامت! یہ شخص تمہاری فوج کا سپہ سالار تھا۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں اسے کئی لاشوں کے ڈھانچے ملے۔ سپہ سالار کی تازہ لاش بھی وہاں پڑی تھی۔ ہم شکل ناگ کو ایک جگہ کونے میں مورتی پڑی ہوئی نظر آئی۔

——— وہ دلدل میں رینگتا مورتی کے پاس گیا اور اسے اٹھا کر باہر لے آیا۔ انسانی شکل اختیار کرنے کے بعد اس نے مورتی کو صاف کر کے دیکھا تو وہ سچ مچ کیٹی کی مورتی تھی۔ ہم شکل ناگ اسے لے کر اپنے محل میں آگیا۔ وہ اسے زندہ کرنا چاہتا تھا مگر مصیبت یہ تھی کہ نقلی ملکہ نے اسے منتر بتا کر ایک شرط لگا دی تھی۔

شرط لگاتے وقت نقلی ملکہ نے کہا تھا:

"تم کسی ایسی مورتی کو ہی زندہ کر سکو گے جس کو مورتی بنے ایک سال گذر گیا ہو۔ اگر تم نے کبھی ایسی انسانی مورتی کو زندہ کیا جس کو مورتی بنے ایک سال سے کم عرصہ ہوا ہو تو وہ مورتی انسان کی شکل میں آنے کے بعد مر جائے گی۔"

اگرچہ ہم شکل ناگ کو یہ خیال بھی تھا کہ کیٹی خلائی مخلوق ہے۔ ہو سکتا ہے وہ نہ مرے۔ لیکن اسے ڈر بھی تھا کہ کہیں نقلی ملکہ کا کہا سچ نہ ہو جائے اور کیٹی واقعی زندہ ہونے کے بعد مر نہ جائے۔ کیونکہ کیٹی کو مورتی بنے ابھی ایک برس نہیں گذرا تھا۔ ہم شکل ناگ الجھن میں پڑ گیا کہ وہ کیٹی کی مورتی کو منتر پڑھ کر زندہ کرے یا نہ کرے۔ کل نقلی ملکہ واپس آنے والی تھی۔ ہم شکل ناگ کو کستوری ناگن کی مورتی کا خیال آگیا۔ اس نے سوچا کہ چاہے کچھ ہو جائے اسے کستوری ناگن کو زندہ کر کے اس سے مشورہ کرنا چاہیے۔

ہم شکل ناگ شاہی باغ والے پرانے درخت کی طرف چل پڑا۔ رات کا اندھیرا اسی طرح گہرا تھا۔ کیٹی کی مورتی ہم شکل ناگ نے اپنے لبادے میں چھپا رکھی تھی۔ پرانے کھوکھلے درخت کے تنے کے اندر سے ہم شکل ناگ نے کستوری ناگن کی مورتی کو نکالا اور اپنے ساتھ لے کر شاہی محل کے کمرے میں آگیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا اور کستوری ناگن اور کیٹی کی مورتیوں کو تپائی پر رکھ دیا۔ پھر کستوری ناگن کی مورتی کو ہاتھ میں لے کر منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ کستوری ناگن کی مورتی کو پتھر بنے دو سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا تھا اس لئے اس کے مرنے کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

ہم شکل ناگ نے منتر پڑھ کر کستوری ناگن پر پھونکا تو مورتی میں جان پڑ گئی۔ اس کے سامنے اصلی کستوری ناگن ملکہ زندہ تھی۔ کستوری ناگن نے آنکھیں کھول کر ہم شکل ناگ کی طرف دیکھا اور بولی:

"ناگ دیوتا! آخر تم نے مجھے اس ذلیل نقلی ناگن کے جادو سے بچا لیا۔ اب میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اس نے مجھ پر زبردست جادو کر کے پتھر کی مورتی بنا دیا تھا اور تم سے جدا کر دیا تھا۔"

ہم شکل ناگ نے کہا:

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کستوری ملکہ! میں نے بڑی مشکل سے منتر معلوم کیا ہے جس کی مدد سے تم پھر انسان کی شکل میں آئی ہو۔"

کستوری ناگن کی نظر ابھی تک کیٹی کی مورتی پر نہیں پڑی تھی۔ اس نے ہم شکل ناگ سے پوچھا:

"وہ قاتل نقلی ملکہ کہاں ہے؟ میرے پاس ایسا جادو ہے کہ میں اسے لومڑی بنا کر خلا میں پھینک دوں گی جہاں وہ نہ زندوں میں ہوگی نہ مُردوں میں اور ساری زندگی خلا میں گردش کرتی رہے گی۔"

پھر اچانک اس کی نگاہ کیٹی کی مورتی پر پڑی اور حیرانی سے بولی:

"ناگ دیوتا! یہ تو۔ یہ تو مجھے تمہاری بہن کیٹی لگتی ہے۔ اس کو پتھر کی مورتی کس نے بنا دیا؟"

اب ہم شکل ناگ نے کستوری ناگن کو ساری کہانی بیان کر دی کہ کس طرح کیٹی ایک مصیبت میں پھنس کر ہمارے پیارے پر آ گئی اور مجھے ملی۔ اسے جب معلوم ہوا کہ نقلی ناگن نے تمہیں مورتی بنا کر پھینک دیا ہے تو اس نے بڑی مشکل سے تمہیں تلاش کر کے درخت کے [illegible] میں رکھ دیا۔ ہم کسی ایسے طلسم کی کھوج میں تھے کہ جس کی مدد سے تمہیں پتھر کی مورتی سے انسان کی شکل دے سکیں۔ آخر میں نے بڑی چالاکی سے نقلی ملکہ سے یہ منتر معلوم کر لیا۔ کستوری ناگن بولی:

"تم مجھے تو زندہ شکل میں لے آئے لیکن کیٹی کو زندہ کیوں نہیں کیا؟"

ہم شکل ناگ نے اسے بتایا کہ نقلی ملکہ نے یہ شرط لگا دی ہے کہ اگر میں نے کسی ایسی مورتی کو زندہ کیا جس کو پتھر بنے ایک برس نہ ہوا ہو تو وہ مورتی انسان بنتے ہی مر جائے گی۔ کستوری ناگن نے نفرت سے قہقہہ لگایا اور بولی:

"میرے پاس ایسا طلسم ہے کہ اگر وہ پڑھ کر پھونک دوں تو کیٹی انسانی شکل میں آنے کے بعد بھی زندہ رہے گی۔ میں ابھی کیٹی کو انسانی شکل میں لاتی ہوں۔"

کستوری ناگن نے ایک زوردار پھنکار ماری اور وہ زرد رنگ کی ناگن بن گئی جس کے سر پر سنہری رنگ کا چھوٹا سا تاج تھا۔ اس نے کیٹی کی مورتی کی طرف اپنی لال لال آنکھوں سے دیکھا پھر منہ کھول کر پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے چنگاریاں نکل کر کیٹی کی مورتی پر پڑیں اور دوسرے ہی لمحے کیٹی پھر سے زندہ ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی کستوری ناگن نے بھی انسان کی شکل اختیار کر لی۔ کیٹی نے کستوری ناگن اور ہم شکل ناگ کو دیکھا تو سمجھ گئی کہ ہم شکل ناگ نے اسے زندہ کیا ہوگا۔

کستوری ناگن نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا:

"کیٹی بہن! ناگ دیوتا نے مجھے تمہارے بارے میں

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب کچھ بتا دیا ہے۔ تم کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں ہی تمہیں انسانی شکل میں دوبارہ واپس لائی ہوں۔"

ہم شکل ناگ نے بھی اشارے سے کیٹی کو سمجھا دیا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ کیٹی نے کستوری ناگن اور ہم شکل ناگ کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا کہ نقلی ملکہ کہاں ہے؟ ہم شکل ناگ نے بتایا کہ وہ دوسرے پڑوسی سیارے میں گئی ہوئی ہے اور کل صبح واپس آ جائے گی۔ اس پر کستوری ناگن کہنے لگی:

"ناگ دیوتا! تم بادشاہ بن کر اس کا استقبال کرنا اور میرے اور کیٹی کے بارے میں اسے کچھ نہ بتانا۔ اب میں خود اس کا مقابلہ کروں گی اور اپنا تخت اس سے واپس لے لوں گی جو میرا جائز حق ہے۔"

رات انہوں نے وہیں کمرے میں آرام کیا۔ صبح اندھیرے کستوری نے کیٹی کو ساتھ لیا اور شاہی محل کے پرانے درخت کے کھوہ میں آکر چھپ گئیں۔ کستوری ناگن کو نقلی ملکہ کے محل میں واپس آنے کا انتظار تھا۔ وہ نقلی ملکہ کے آنے کے بعد اپنے طلسم کا حملہ کرنا چاہتی تھی۔

# جادوگرنیوں کی جنگ

دوسرے دن نقلی ملکہ اپنے سیارے پر واپس آ گئی۔ شاہی محل میں اس کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ہم شکل ناگ بادشاہ کے شاہی لباس میں وہاں موجود تھا۔ نقلی ملکہ نے پوچھا کہ اب تمہارا کیا حال ہے؟ ہم شکل ناگ نے کہا: "بالکل ٹھیک ہوں"۔ نقلی ملکہ نے کہا: "میں تھکی ہوئی ہوں۔ کچھ دیر آرام کروں گی۔"

اور وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔ کمرے میں آتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا اور ایک صندوقچی میں سے شیشے کا گولا نکال کر اپنے سامنے رکھا۔ ایک منتر پڑھ کر اس پر پھونکا اور آنکھیں بند کر کے بولی: "مجھے بتاؤ میری دشمن کیٹی کی مورتی دلدل میں پڑی ہے یا نہیں؟"

نقلی ملکہ اصل میں اپنی تسلی کرنا چاہتی تھی کہ اس کی دشمن عورت دلدل میں ہی ہے اور کسی طریقے سے یا کسی طلسم سے باہر نہیں آ گئی۔ یہ جملہ بول کر نقلی ملکہ نے آنکھیں کھول دیں۔ اب اس کے سامنے شیشے کے گولے پر دلدل کے گڑھے کی تصویر تھی۔ یہ تصویر

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایسی تھی کہ جیسے ایکس رے ہوتا ہے۔ گڑھے میں پڑی ہوئی ایک ایک شے نقلی ملکہ کو صاف نظر آ رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ دلدل کے گڑھے میں کتنی ہی انسانی لاشوں کے پنجر پڑے ہیں مگر ان میں کیٹی کی مورتی کہیں نہیں ہے۔ نقلی ملکہ پریشان ہو گئی۔ اس نے ایک اور منتر پڑھ کر شیشے کے گولے پر پھونکا اور بولی:

"مجھے بتاؤ کیٹی کی مورتی کہاں ہے؟"

اب شیشے کے گولے پر شاہی محل کے باغ کی تصویر آ گئی اور گولے میں سے عجیب سی پھنسی ہوئی باریک آواز نکلی۔

"کیٹی اب مورتی کی شکل میں نہیں ہے۔ وہ انسانی شکل میں آ گئی ہوئی ہے اور اسی جگہ کہیں موجود ہے میں تمہیں مورتی دکھا سکتا تھا۔ مورتی اگر انسان بن جائے تو اسے نہیں دکھا سکتا۔"

نقلی ملکہ بے چین ہو کر بولی:

"کیا تم مجھے یہ نہیں بتا سکتے کہ کیٹی کو انسانی شکل میں کون لایا تھا؟"

شیشے کے گولے میں سے باریک آواز بلند ہوئی:

"میں یہ معلوم نہیں کر سکتا۔ میرے پاس اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں تمہیں زمین کے اندر کی اور سیاروں کے آس پاس کی تصویریں دکھا سکتا ہوں مگر کسی کے دل کا راز معلوم نہیں کر سکتا۔"

نقلی ملکہ نے شیشے کے گولے کو صندوقچے میں بند کر کے رکھ دیا۔ وہ پریشانی کے عالم میں کمرے میں ٹہلنے لگی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام ناگ دیوتا ہی نے کیا ہوگا۔ نقلی ملکہ کو یاد آ گیا کہ اس کے ناگ دیوتا یعنی ہم شکل ناگ نے اسے کسی پتھر کی مورتی کو انسان بنانے کا منتر معلوم کیا تھا۔ نقلی ملکہ کو بادشاہ ناگ دیوتا پر سخت غصہ آ رہا تھا کہ آخر اس نے ایسا کیوں کیا؟ مگر وہ سب سے زیادہ یہ معلوم کرنے کے لئے بے تاب تھی کہ کیٹی انسانی شکل میں آ جانے کے بعد کہاں پر چھپی ہوئی ہے۔ یہ عورت اس کی دشمن تھی اور نقلی ملکہ اس سے جتنی جلدی ہو سکے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ کیٹی کے پاس کوئی ایسا طلسم ہے جس کی مدد سے وہ غائب ہو جاتی ہے۔ اس وقت نقلی ملکہ کو کیٹی کے جسم سے نکلنے والی حرارت کی لہر محسوس نہیں ہو رہی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ کیٹی غیبی حالت میں وہاں پر موجود نہیں ہے۔

نقلی ملکہ نے کئی طلسم کئے مگر وہ یہ معلوم نہ کر سکی کہ کیٹی کہاں پہ چھپی ہوئی ہے۔ اسے کیا معلوم تھا کہ کیٹی کے ساتھ اب اس کی دشمن کستوری ناگن بھی زندہ ہو کر اس سے انتقام لینے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ نقلی ملکہ کو شیشے کے گولے نے شاہی محل کے جس باغ کی تصویر دکھا کر کہا تھا کہ کیٹی انسانی شکل میں یہاں کسی جگہ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھپی ہوئی ہے تو وہ باغ محل کے پچھواڑے ہی تھا۔ نقلی ملکہ اسی وقت کمرے سے نکل کر ساتھ والے باغ میں آ گئی۔ اس نے ایک ایک جھاڑی کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسے وہاں کچھ بھی نہ ملا۔

دوسری طرف کستوری ناگن اور کیٹی تنے کے کھوہ میں چھپی بیٹھی تھیں۔ اچانک انہیں باہر خشک گھاس پر انسانی قدموں کی آواز سنائی دی تو چوکنی ہو گئیں۔ کستوری ناگن نے کیٹی کی طرف دیکھ کر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

پھر کستوری ناگن نے تیزی سے ایک چھوٹے سبز رنگ کے سانپ کی شکل بدلی اور درخت کے کھوہ سے باہر گھاس میں نکل گئی اس کا رنگ گھاس کی طرح کا تھا اس لئے نظر نہیں آ سکتی تھی۔ کستوری ناگن نے بہت جلد نقلی ملکہ کو دیکھ لیا۔ وہ نقلی ملکہ کو اچھی طرح سے پہچانتی تھی۔ یہ اس کی دشمن تھی۔ اسی نے اسے اپنے طلسم کے زور سے پتھر کی مورتی بنا کر پھینک دیا تھا۔ کستوری ناگن اسے ڈس کر ہلاک نہیں کر سکتی تھی کیوں کہ نقلی ناگن بھی ایک ناگن تھی اور اس پر زہر کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا اور پھر نقلی ناگن جادوگرنی بھی تھی۔ کستوری ناگن ایک طرف گھاس میں چھپ کر اسے دیکھتی رہی۔

نقلی ناگن کیٹی کو برابر تلاش کر رہی تھی۔ اتفاق سے وہ درخت کے پاس نہیں آئی تھی۔ ایک بار اس نے درخت کی طرف دیکھا مگر یہ سوچ کر واپس پلٹ گئی کہ درخت میں کوئی انسان کیسے داخل ہو سکتا ہے۔ درخت کی شاخوں کو اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہاں کوئی نہیں ہے۔ نقلی ناگن واپس چلی گئی۔ اس کے واپس جانے کے بعد کستوری ناگن بھی کیٹی کے پاس آ گئی اور انسانی شکل اختیار کر کے بولی:

"نقلی ناگن شاید تمہاری تلاش میں آئی تھی۔ اسے کسی طریقے سے پتہ چل گیا ہے کہ تم زندہ ہو اور اس جگہ کہیں چھپی ہوئی ہو۔"

کیٹی نے کہا: "مگر وہ تمہاری تلاش میں بھی تو آ سکتی ہے۔"

کستوری ناگن بولی:

"میں ایک جادوگرنی ہوں اور نقلی ملکہ سے زیادہ بڑی جادوگرنی ہوں۔ وہ میرے ٹھکانے کا پتہ نہیں لگا سکتی میں صرف اس کے ایک طلسم سے ڈرتی ہوں کہ وہ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں مجھے انسان سے پتھر بنا سکتی ہے۔ مجھے اب اس کا توڑ کرنا ہے۔"

کیٹی کہنے لگی:

"نقلی ملکہ آ گئی ہے۔ اب تم اس کے خلاف کیا قدم اٹھاؤ گی؟"

کستوری ناگن نے کہا:

"تم اسی جگہ چھپ کر بیٹھی رہو۔ میں اس سے انتقام

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لینے جا رہی ہوں۔ اگر میں شام تک واپس نہ آئی تو سمجھ لینا کہ میں ہار گئی ہوں اور نقلی ملکہ جیت گئی ہے پھر تم اپنا بچاؤ خود کر لینا۔ اس بات سے بے فکر رہو۔ میں اگر مر بھی گئی تو نقلی ملکہ کو تمہارے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔"

اتنا کہہ کر کستوری ناگن نے پھنکار مار کر سانپ کی شکل بدلی اور درخت کے تنے سے نکل کر باہر ویران باغ میں آگئی۔ باغ میں آنے کے بعد وہ محل کی پرانی دیوار کے نیچے آکر ایک جگہ کنڈلی مار کر بیٹھ گئی۔ یہاں وہ ایک منٹ تک بالکل پتھر کی طرح بے حس و حرکت ہو کر بیٹھی رہی۔ پھر اس نے جھومنا شروع کر دیا جس طرح بین بجانے سے سانپ جھوما کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کے جسم سے چنگاری سی نکل کر اوپر کو اٹھی اور دوسرے لمحے کستوری ناگن نے نقلی ملکہ کی شکل اختیار کر لی۔ وہ ہو بہو نقلی ملکہ کی شکل کی بن گئی تھی۔ اس کا لباس بھی شاہی ملکہ ایسا تھا۔ وہ بڑی شان سے چلتی ہوئی محل میں داخل ہو گئی۔

کنیزیں اور نوکر اسے دیکھ کر ادب سے جھک گئے۔ ایک کنیز نے دوسری سے کہا:

"ملکہ تو ابھی ابھی کمرے میں گئی تھی۔ پھر یہ باہر کہاں سے آگئی؟"

کستوری ناگن جب کمرے میں داخل ہوئی تو وہاں ہم شکل ناگ بیٹھا تھا۔ اس نے نقلی ملکہ کو دیکھا تو بولا:

"ملکہ! تم تو ابھی ساتھ والے کمرے میں گئی تھیں پھر اچانک کیسے آگئیں؟"

کستوری ناگن نے اس کے قریب آکر کہا:

"ناگ دیوتا! میں نقلی ملکہ نہیں ہوں۔ میں کستوری ناگن ہوں۔ میں نے اس کی شکل اختیار کر رکھی ہے اور اس سے اپنے ظلم کا بدلہ لینے آئی ہوں۔"

ابھی وہ یہ بات کہہ ہی رہی تھی کہ اچانک دوسرے کمرے میں سے نقلی ناگن باہر نکل آئی۔ اس نے جو اپنی ہم شکل کو سامنے دیکھا تو فوراً سمجھ گئی کہ یہ کیٹی ہے اور طلسم کے زور سے اس کی شکل بدل کر وہاں آگئی ہے۔

نقلی ناگن نے چیخ کر کہا:

"کیٹی! تم اب مجھ سے بچ کر نہیں جا سکو گی۔"

کستوری ناگن نے قہقہہ لگایا اور بولی:

"جھوٹی عیار اور مکار نقلی ملکہ! میں کیٹی نہیں ہوں بلکہ تمہاری جان کی دشمن کستوری ناگن یعنی اس سیارے کی اصلی ملکہ ہوں۔"

یہ سنا تھا کہ نقلی ملکہ اچھل کر پرے ہٹ گئی۔ اس نے ایک

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہاتھ اوپر اٹھا کر ہوا میں دائرہ بنایا اور دوسرے لمحے پتھر کا ایک پاٹ فضا میں سے اُتر کر کستوری ناگن کی گردن میں پڑ گیا۔ یہ بالکل چکی کے پاٹ کی طرح تھا جس کے درمیان میں گول جگہ خالی تھی۔ کستوری ناگن نے بھی زوردار پھنکار ماری اور اژدہا بن کر نقلی ملکہ پر جھپٹی۔ ہم شکل ناگ نے جب دیکھا کہ دو جادوگرنیوں کا مقابلہ شروع ہو گیا ہے تو وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ کستوری ناگن نے اژدہا بنتے ہی نقلی ملکہ پر اپنی آتشیں پھنکار پھینکی مگر اتنی دیر میں نقلی ناگن بھی سانپ بن کر فضا میں بلند ہو چکی تھی۔ اب دونوں کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے پر زبردست جادو کیا جا رہا تھا اور دونوں ایک دوسرے کے جادو سے بچ رہی تھیں۔

کیٹی درخت کے کھوہ میں بیٹھی تھی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ اس کی سلیمانی ٹوپی تو دلدل ہی میں رہ گئی ہے۔ اس وقت اگر اس کے پاس سلیمانی ٹوپی ہوتی تو وہ کستوری ناگن کی بہت مدد کر سکتی تھی۔ وہ خود تو دلدل میں سے سلیمانی ٹوپی نہیں لا سکتی تھی۔ اس لئے کھوہ میں بیٹھے بیٹھے فلیش بیک فارمولے پر عمل کرتے ہوئے منتر پڑھ کر سات بار پھونکا اور ماضی کے زمانے میں سے افراسیاب کو واپس بلا لیا۔ افراسیاب نے آتے ہی رونا پیٹنا شروع کر دیا۔

"بی بی میری سلیمانی ٹوپی مجھے واپس کر دو۔ میں مارا جاؤں گا مجھے سلیمانی محل سے نکال دیا گیا ہے۔ ہائے۔ مجھ پر رحم کرو۔ میری ٹوپی واپس کر دو۔"

کیٹی نے بلند آواز میں افراسیاب کو ڈانٹتے ہوئے کہا:

"میں نے تمہیں اپنے طلسم کے زور سے بلایا ہے۔ تم میرے حکم کے پابند ہو۔ جب تک میری مرضی نہیں ہو گی تم کو سلیمانی ٹوپی نہیں ملے گی۔"

افراسیاب فوراً نرم پڑ گیا۔ عاجزی سے بولا:

"بہت اچھا بی بی۔ ہم بغیر ٹوپی کے ہی گزارہ کریں گے اب یہ بتاؤ کہ جب میری ٹوپی تمہارے ہی پاس ہے تو پھر مجھے کیوں بلایا ہے؟"

کیٹی نے کہا: "تمہاری ٹوپی اس وقت میرے پاس نہیں ہے اور میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ فوراً شاہی محل کی سرنگ میں جاؤ اور وہاں دلدل میں سے اپنی ٹوپی نکال کر میرے پاس لے آؤ۔"

افراسیاب بولا: "میری ٹوپی تم نے دلدل میں پھینک دی ہے میرے خدا اب میں کیا کروں گا۔"

کیٹی نے اسے ایک بار پھر ڈانٹا اور کہا:

"شور نہ مچاؤ۔ میں جانتی ہوں تمہارے پاس ایسا طلسم

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے کہ تم ٹوپی دلدل میں سے نکال کر لا سکتے ہو۔"

افراسیاب کھسیانا ہو کر بولا:

"ابھی لاتا ہوں بی بی۔"

اور وہ باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سلیمانی ٹوپی تھی۔ آتے ہی کہنے لگا:

"اگر اجازت ہو تو میں سلیمانی ٹوپی سر پر پہن لوں بی بی؟"

کیٹی نے ہنس کر کہا:

"ابھی نہیں۔ ابھی اس کی مجھے ضرورت ہے۔"

پھر کچھ سوچ کر کیٹی نے کہا:

"افراسیاب! ہم نے کہانیوں میں تیرے بڑے قصے پڑھے ہیں تمہارے پاس ایک زنبیل ہوا کرتی تھی جس میں تم بادشاہوں کے محل اٹھا کر ڈال لیا کرتے تھے۔ کیا وہ زنبیل اب بھی تمہارے پاس ہے۔"

افراسیاب نے ٹوپی کیٹی کو دے دی تھی۔ کہنے لگا:

"بی بی! پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا نام کیا ہے۔ کیوں کہ میں تمہیں بی بی بی بی کہتے کہتے تنگ آ گیا ہوں۔"

کیٹی نے مسکرا کر کہا: "مجھے نہیں پہچانا میرا نام کیٹی ہے۔"

افراسیاب بولا: "ہاں تو کیٹی! کیا بات ہے۔ تمہیں میری زنبیل کی ضرورت کس لئے پڑ گئی ہے؟"

اب کیٹی نے افراسیاب کو نقلی ملکہ کی سازش اور ظلم کی ساری کہانی سنا ڈالی۔ افراسیاب اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے بولا:

"بھئی واہ اس نقلی ناگن نے تو عیاری میں مجھے بھی مات کر دیا۔ ویسے میں نے کبھی کسی پر ظلم نہیں کیا۔ بلکہ اگر عیاری کی ہے تو غریبوں کی مدد کرنے کے لئے اور ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ دینے کے لئے کی ہے۔"

کیٹی کہنے لگی:

"بتاؤ تم میری اور کستوری ناگن کی کیا مدد کر سکتے ہو۔ وہ نقلی ملکہ سے اپنا تاج تخت اور ناگ دیوتا واپس لینے گئی ہے۔"

افراسیاب بولا: "کیٹی! خدا کی قسم میں تو اس نقلی ملکہ کے سر کے سارے بال مونڈ کر اس کی ٹنڈ کر دوں گا۔"

کیٹی نے کہا: "نقلی ملکہ کی ٹنڈ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسے صرف شکست دینی ہے اور اس سے تاج و تخت چھین کر کستوری ناگن کے حوالے کرنا ہے جو اس کا جائز حق ہے۔"

افراسیاب کہنے لگا: "تو پھر چلو۔ ابھی چل کر اس سے تاج و تخت چھین لیتے ہیں۔"

کیٹی نے کہا: "نقلی ملکہ بڑی زبردست جادوگرنی بھی ہے"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

افراسیاب بولا: "مجھ پر کبھی کسی جادوگرنی کا جادو نہیں چل سکا۔ تم میرے ساتھ آؤ۔"

کیٹی بولی: "میں سلیمانی ٹوپی پہن کر تمہارے ساتھ چلوں گی تاکہ نقلی ملکہ مجھے نہ دیکھ سکے۔"

افراسیاب نے کہا: "ہاں۔ تم ٹوپی پہن لو۔ کیونکہ میں افراسیاب ہوں اور غائب چیزوں کو بھی دیکھ لیتا ہوں۔"

کیٹی نے سلیمانی ٹوپی پہن لی اور وہ غائب ہو گئی مگر افراسیاب اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا:

"چلو کیٹی! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ تم آگے آگے چلو اور مجھے نقلی ملکہ کے محل میں لے چلو۔"

کیٹی نے افراسیاب کو ساتھ لیا اور محل کی طرف چل پڑی۔ وہ شاہی باغ ہی میں تھے اور شاہی محل بالکل سامنے تھا۔ کیٹی نے افراسیاب سے کہا:

"تمہاری زنبیل تمہارے پاس نہیں ہے شاید اس کی ضرورت پڑ جائے۔"

افراسیاب بولا: "کیٹی! تم بالکل فکر نہ کرو۔ مجھے جس چیز کی ضرورت ہو گی میرے پاس اپنے آپ آ جائے گی۔"

جونہی وہ شاہی محل میں داخل ہوئے کیٹی نے دیکھا کہ نقلی ملکہ تخت پر بڑی شان سے بیٹھی ہے۔ ہم شکل ناگ اس کے پاس سہما ہوا بیٹھا ہے اور سامنے فرش پر لوہے کا پنجرہ پڑا ہے جس میں ایک بلبل جس کے دونوں پنجے بندھے ہوئے ہیں پنجرے میں الٹی لٹکی ہوئی ہے۔ افراسیاب کو دیکھ کر نقلی ملکہ نے غصے سے پوچھا:

"کون ہو تم! گستاخ جو اس طرح ہمارے کمرے میں چلے آئے؟"

افراسیاب جھک کر آداب بجا لایا اور بولا:

"ملکہ سلامت: میں افراسیاب ہوں اور ملک بغداد سے آپ کا سر مونڈنے یعنی آپ کی ٹنڈ کرنے آیا ہوں۔"

ہم شکل ناگ گھبرا گیا۔ نقلی ملکہ کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔ اس نے میز پر پڑا ہوا چاندی کا پیالہ اٹھا کر افراسیاب کی طرف پھینکا۔ پیالہ آگ کا گولہ بن گیا اور جونہی افراسیاب سے ٹکرایا وہ دھواں بن کر اڑ گیا۔ افراسیاب نے ہاتھ فضا میں بلند کیا اور چلا کر کہا:

"آ جا میرے بغدادی استرے آ جا۔ مجھے یہاں ایک ملکہ کی ٹنڈ کرنی ہے۔ جلدی آ جا۔"

دوسرے لمحے افراسیاب کے ہاتھ میں ایک استرا آ گیا جس کی تیز دھار چمک رہی تھی۔ نقلی ملکہ تخت سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے ایک منتر پڑھ کر ہوا میں ہاتھ مارا اور اس کے ہاتھ میں سانپ آ گیا۔ اس نے زور سے سانپ کو افراسیاب پر اچھالا اور کہا:

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس گستاخ کو ڈس کر ہلاک کر دے۔"

افراسیاب نے جلدی سے ہاتھ بلند کر کے کہا:

"جا میری افراسیاب کی زنبیل میرے پاس آ جا۔"

زنبیل افراسیاب کے ہاتھ میں آ گئی۔ اس نے ہوا میں اپنی طرف آتے ہوئے سانپ کو پکڑ کر زنبیل میں ڈال دیا اور اسے بند کر کے بولا:

"نقلی ملکہ! اب میں تیرا سر مونڈ کر تجھے بھی اس زنبیل میں بند کر کے اپنے ساتھ بغداد لے جاؤں گا اور تجھے بغدادی چور کے حوالے کر دوں گا جو تیرا کڑاہی گوشت پکا کر تجھے کھا جائے گا۔"

کیٹی یہ سارا تماشہ دیکھ رہی تھی۔ نقلی ملکہ سمجھ گئی کہ اس کا پالا جس آدمی سے پڑا ہے وہ کوئی زبردست جادوگر ہے۔ اس نے ایک اور حربہ آزمایا۔ منتر پڑھ کر افراسیاب پر پھونکا کہ وہ پتھر کی مورتی بن جائے۔ افراسیاب نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر حبشی کا ایک چھوٹا مجسمہ نکالا اور فضا میں بلند کر کے اچھال دیا۔ منتر کا اثر حبشی کے مجسمے پر ہوا تو وہ مورتی سے انسان بن گیا۔ انسانی شکل میں آتے ہی افراسیاب نے اسے حکم دیا:

"اے افریقی جادوگر! اس نقلی ملکہ اور جھوٹی جادوگرنی کو ذرا پکڑنا۔ میں اس کا سر مونڈوں گا۔"

حبشی جادوگر نے چلا کر کہا:

"میرے آقا افراسیاب! آپ تکلیف کیوں کرتے ہیں اس نقلی جادوگرنی کا سر میں مونڈوں گا۔ آخر میں کس لئے ہوں؟"

نقلی ملکہ ذرا پریشان ہوئی مگر پھر اس نے حوصلہ کرتے ہوئے ایک دوسرا منتر پڑھ کر حبشی جادوگر پر پھینکا جس کے اثر سے پانی میں بھی آگ لگ جاتی تھی۔ جونہی منتر کی پھونک حبشی جادوگر کے جسم سے ٹکرائی اس کے جسم میں سے شیر کی دھاڑ کی آواز نکلی اور حبشی جادوگر نے دونوں بازو پھیلا دیئے اور نقلی ملکہ کی طرف دیکھ کر کہا:

"مکار عورت! تیری یہ مجال کہ مجھ پر جادو کرنے کی گستاخی کرے۔ ٹھہر۔ میں ابھی تجھے اس گستاخی کی سزا دیتا ہوں۔"

اور حبشی جادوگر نے اپنے دونوں ہاتھوں کا رُخ نقلی ملکہ کی طرف کر دیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ نقلی ملکہ طوطا بن گئی اور ٹیں ٹیں کر کے چلانے اور اِدھر اُدھر بھاگنے لگی۔ اس کے پَر کٹے ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ اُڑ نہیں سکتی تھی۔ افراسیاب نے کہا:

"ارے میرے جادوگر بھائی! یہ تُو نے کیا کر دیا۔ میں تو اس کا سر مونڈنا چاہتا تھا۔"

حبشی جادوگر بولا: "میرے آقا! میں اس کا سر واپس لے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آتا ہوں آپ اپنا شوق پورا کر لیں۔"

حبشی جادوگر نے پھونک ماری۔ دوسرے لمحے نقلی ملکہ کا سر طوطے کی گردن پر آ کر لگ گیا۔ سر کے بوجھ کی وجہ سے پر کٹا طوطا فرش پر لڑھک گیا۔ افراسیاب بولا:

"میرے دوست افریقی جادوگر! اب مجھے تیری خدمت کی ضرورت نہیں۔ تو آ جا واپس میری زنبیل میں۔"

افریقی جادوگر نے کہا: "جو حکم میرے آقا۔"

اور وہ پھر سے چھوٹا سا مجسمہ بن کر زنبیل میں چلا گیا۔ افراسیاب نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا:

"کیٹی: اب میں اس ملکہ کا سر مونڈنے لگا ہوں۔"

کیٹی نے کہا: "خدا کے لئے یہ جو پنجرے میں بلبل بند ہے اس کی تو خبر لو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کستوری ناگن ہی ہے۔ یعنی ہماری اصلی ملکہ۔"

ہم شکل ناگ نے کیٹی کی آواز سنی تو جلدی سے بولا:

"کیٹی! تم آگئیں۔ جلدی کرو۔ یہ پنجرے میں جو بلبل لٹکی ہوئی ہے کستوری ناگن ہے۔"

افراسیاب بات کاٹ کر بولا:

"بھائی ناگ دیوتا صاحب! کیٹی کو کیوں تکلیف دے رہے ہو۔ بھائی کے ہوتے ہوئے بہن کو یہ زحمت اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی تمہاری بلبل کو آزاد کئے دیتا ہوں۔"

افراسیاب نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر بلبل پر پھونک ماری۔ ایک دم سے پنجرہ غائب ہو گیا اور سامنے کستوری ناگن کھڑی تھی۔ اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا:

"افراسیاب! میں تیرا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ تو نے مجھے اس مکار نقلی ملکہ کے طلسم سے نجات دلائی۔"

افراسیاب بولا: "پہلے میں اس کا سر مونڈ لوں۔ پھر تم لوگوں کو اس سے ہمیشہ کے لئے نجات دلاؤں گا۔"

کستوری ناگن اور ہم شکل ناگ کیٹی سے باتیں کرنے لگے اور افراسیاب نے طوطے کی گردن پر لگے ہوئے نقلی ملکہ کے سر کو استرے سے مونڈنا شروع کر دیا۔ دیکھتے دیکھتے ملکہ کی ٹنڈ نکل آئی۔ افراسیاب ملکہ کی ٹنڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا:

"ایسی ٹنڈ تمہیں سارے بغداد شہر میں کہیں نہیں ملے گی۔"

نقلی ملکہ ناگن کے حلق سے طوطے کی طرح ٹیں ٹیں کی آواز نکلی۔ افراسیاب بولا:

"ناگ دیوتا! بس اب یہ باقی عمر ٹیں ٹیں ہی کرتی رہے گی۔"

کستوری ناگن ہم شکل ناگ کے پاس تخت پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔ اس نے کیٹی سے کہا:

"کیٹی! اب تو بے شک ٹوپی اتار دے۔"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے ٹوپی اتار دی۔ افراسیاب بولا:
"ملکہ صاحبہ! کیٹی سے میری طرف سے سفارش کریں کہ اب
تو یہ سلیمانی ٹوپی مجھے واپس کر دے۔"

کیٹی ضد کرنے لگی: "افراسیاب بھائی! یہ سلیمانی ٹوپی تو میرے
پاس ہی رہنے دے۔ میرے یہ بڑے کام آئے گی۔"

افراسیاب بولا: "کیٹی بہن! تجھے جب بھی سلیمانی ٹوپی کی ضرورت
ہو مجھے بلا لینا۔ میں آکر تمہیں ٹوپی دے دیا کروں گا۔"

کستوری ناگن کہنے لگی: "افراسیاب تو ایسا کر کہ کیٹی سے
اپنی ٹوپی کا کرایہ لے لیا کر اور ٹوپی اسی کے پاس
رہنے دے۔"

افراسیاب کہنے لگا: "بات یہ ہے ملکہ صاحبہ کہ ٹوپی کے
بغیر میں آدھا رہ جاتا ہوں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا سر
غائب ہو گیا ہے۔"

ہم شکل ناگ نے کہا:
"پھر تو تجھ سے ٹوپی نہیں لی جا سکتی۔"

کیٹی کہنے لگی: "اب ناگ دیوتا نے بھی تمہاری سفارش کر دی
ہے اس لئے ٹوپی تمہیں دیئے دیتی ہوں۔"

اور کیٹی نے سلیمانی ٹوپی افراسیاب کو واپس کر دی۔ افراسیاب نے
کہا: "اب میں ایک اور گزارش کروں گا ملکہ سے۔"

کستوری ناگن نے پوچھا: "تم کہو افراسیاب ہم اسے ضرور پورا
کریں گے تم نے ہماری بہت مدد کی ہے۔"

افراسیاب نے کہا: "ملکہ! یہ نقلی ناگن مجھے دے دو۔ میں اسے
اپنے ساتھ بغداد لے جاؤں گا۔"

کستوری ناگن بولی: "مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے بھلا۔ تم
بے شک اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ یہ تمہارے پرانے زمانے
میں چلی جائے گی تو پھر کبھی ہمارے زمانے میں واپس نہیں
آسکے گی۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہو گی۔"

افراسیاب نے کہا: "شکریہ ملکہ سلامت۔"

ہم شکل ناگ نے پوچھا: "مگر تم اسے اپنے ساتھ بغداد لے
جا کر کیا کرو گے؟"

افراسیاب کہنے لگا: "ناگ دیوتا! بغداد شہر میں میں اس کی نمائش
لگاؤں گا۔ لوگ دور دور سے ایسے طوطے کو دیکھنے آئیں گے
جس کا سر عورت کا ہے۔"

کیٹی نے کہا: "ملکہ سلامت! اب میری بھی واپسی کا انتظام
کیا جائے تاکہ میں بھی اپنی زمین پر جا کر اپنے بھائی بہنوں
یعنی عنبر ناگ ماریا اور جوجی سانگ اور بچھو سانگ سے مل سکوں۔"

ہم شکل ناگ نے کستوری ناگن کی طرف دیکھا اور کہا:
"ہاں ملکہ! اب ہمیں کیٹی کو واپس اس کی زمین پر بھیج

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دینا چاہیے۔"

کستوری ناگن نے کیٹی کو یقین دلایا کہ وہ آج رات کیٹی کو ایک خاص راکٹ کے ذریعے واپس زمین کے ستارے پر بھجوا دے گی۔

افراسیاب بولا: "میں بھی راکٹ کی سیر کروں گا۔"

کیٹی، کستوری ناگن اور ہم شکل ناگ، اس کا منہ تکنے لگے۔

○

# راکٹ جنگل میں

کیٹی نے کہا: "تم ہماری دنیا میں جا کر کیا کرو گے؟"

افراسیاب بولا: "میں تمہاری دنیا کی سیر کروں گا۔ راکٹ کی سیر کروں گا۔ کیا تم مجھے اپنے ساتھ نہیں لے جانا چاہتی کیٹی بہن؟"

کیٹی جھٹ بولی: "مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے افرا بھائی۔ تم ضرور میرے ساتھ چلو۔ میں تمہاری ملاقات اپنے عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیوسانگ بھائی بہنوں سے کراؤں گی۔ ارے ہاں، تم ماریا سے مل کر خوش ہو گے۔ کیونکہ وہ بھی غائب رہتی ہے۔"

افراسیاب قہقہہ لگا کر ہنسا:

"میں تو اسے پہلی نظر ہی میں دیکھ لوں گا۔"

اسی روز رات کو کستوری ناگن اور ہم شکل ناگ نے کیٹی اور افراسیاب کو چھوٹے سے راکٹ میں بٹھا کر رخصت کر دیا۔ کیٹی خلائی مخلوق تھی اور راکٹ اور خلائی جہاز چلانا جانتی تھی۔ یہ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی راکٹ ایسا تھا کہ جس میں صرف دو آدمی ہی بیٹھ سکتے تھے۔ افراسیاب شیشے میں سے باہر ستاروں کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

"کیٹی بہن! میں نے خود اُڑ کر اور اُڑن کھٹولے میں بھی سیر کی ہے مگر اس طرح ستاروں کو اتنے قریب کبھی نہیں دیکھا۔"

کیٹی نے کہا: "افراسیاب بھائی! تم اس وقت خلا میں سفر کر رہے ہو۔ تمہارا اڑن کھٹولا کبھی خلا میں نہیں پہنچ سکتا۔ جانتے ہو خلا کیا ہوتا ہے؟"

افراسیاب بولا: "جو بالکل خالی ہو۔ یعنی جہاں کچھ نہ ہو۔"

کیٹی مسکرا کر بولی:

"تم نے بالکل ٹھیک کہا۔ خلا میں کچھ نہیں ہوتا نہ ہوا، نہ پانی نہ بخارات اور نہ آواز — یہ ایک خالی اور ساکن جگہ ہوتی ہے جہاں ہم ایک دوسرے کی آواز بھی نہیں سُن سکتے۔ کیونکہ آواز کو منہ سے نکل کر کان تک پہنچنے کے لئے ہوا کی لہروں کی ضرورت ہوتی ہے آواز ہوا کی لہروں پر سفر کرتی ہوئی ہمارے کان تک پہنچتی ہے لیکن جب ہوا ہی نہ ہو تو ہم آواز کیسے سنیں گے۔ اسی طرح خلا میں ہوا کا دباؤ بھی نہیں ہوتا۔ زمین پر ہم پر ہوا کا دباؤ ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہمارا خون ہمارے جسم کے اندر رہتا ہے اگر یہ دباؤ اٹھ جائے تو ہمارا خون اچھل کر ہمارے جسم سے باہر آ جائے۔ بلکہ خون باہر آنے سے پہلے ہی ہمارا جسم پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے۔"

افراسیاب نے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا:

"ایسی باتیں نہ کرو کیٹی بہن! مجھے ڈر لگتا ہے پہلے ہی لال لال تاروں کو اتنا قریب دیکھ کر میں سہما ہوا ہوں۔"

اور افراسیاب آنکھیں بند کر کے کرسی میں دھنس گیا۔ راکٹ بڑی تیزی سے اپنا سفر خلا میں طے کر رہا تھا۔ اس کا سفر پہلے سے طے کر دیا گیا تھا اور اس کا رُخ سیارہ زمین کی طرف تھا جو ہمارا اپنا سیارہ ہے راکٹ کی رفتار بہت تیز تھی اور وہ خلا میں اپنا سفر طے کرتا چلا جا رہا تھا۔ افراسیاب نے کیٹی سے پوچھا کہ وہ زمین پر جب اتریں گے تو وہ کون سا ملک ہو گا اور کون سا زمانہ ہو گا؟ کیٹی نے ایک ڈائیل کی طرف دیکھا اور کہا:

"میرا اندازہ ہے کہ ہم ہندوستان کی زمین پر اُتریں گے اور زمانہ آج کا ہی ہو گا۔ یعنی تمہارے زمانے سے بہت آگے کا زمانہ ہو گا۔"

افراسیاب تعجب کرنے لگا اور بولا:

"کیا میرے پرانے زمانے اور آج کے زمانے کے ملک

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہندوستان میں کوئی فرق ہو گا کیٹی بہن؟"

کیٹی نے کہا: "افرا بھائی! تم اپنے زمانے سے کم از کم چار سو برس آگے آ جاؤ گے۔ ظاہر ہے کچھ نہ کچھ فرق تو ضرور ہو گا۔"

راکٹ اب خلا میں ایسی جگہ پہنچ گیا تھا جہاں سے انہیں زمین کا گولا صاف نظر آنے لگا تھا۔ افراسیاب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں جب کیٹی نے اسے بتایا کہ یہ ہماری زمین ہے۔ وہ سر کھجاتے ہوئے بولا:

"مجھے یقین نہیں آ رہا کیٹی کہ ہماری زمین خلا میں اس طرح لٹکی ہوئی ہے۔"

راکٹ زمین کے قریب آ رہا تھا۔ زمین بڑی ہوتی جا رہی تھی۔ پھر ایک زبردست دھچکے کے ساتھ راکٹ اوپر سے نیچے تک ایسے ہل گیا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر اچھال دیا ہو۔ اگر انہوں نے پیٹیاں نہ باندھ رکھی ہوتیں تو ان کے سر راکٹ کی چھت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتے۔ افراسیاب نے گھبرا کر پوچھا:

"کیا بھونچال آ گیا تھا؟"

کیٹی نے مسکرا کر کہا: "خلا میں بھونچال نہیں آیا کرتے۔"

افراسیاب نے کہا: "تو پھر یہ راکٹ اچھلا کیوں تھا؟"

کیٹی نے افراسیاب کو بتایا کہ ہم خلا میں سے نکل کر زمین کی فضا میں داخل ہوئے ہیں اور یہ اس فضا میں داخل ہونے کا دھماکہ تھا۔ افراسیاب کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ وہ بولا:

"اس سے تو بہتر تھا کہ میں تمہارے منتر کے ذریعے اپنے زمانے میں چلا جاتا۔"

کیٹی نے کہا: "گھبراؤ نہیں افرا بھائی! اب کوئی دھماکہ نہیں ہو گا۔"

"کیا ہمارا یہ راکٹ کہیں زمین کے ساتھ تو نہیں ٹکرا جائے گا؟"

افراسیاب نے گھبرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔ کیٹی بولی:

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہو گی۔ ہمارا راکٹ بڑے آرام سے زمین کے ساتھ جا کر لگ جائے گا۔"

اب کیٹی بڑے غور سے راکٹ کی چھوٹی سکرین پر دیکھ رہی تھی جہاں زمین قریب آتی نظر آ رہی تھی۔ پھر اسے جنگل دریا اور پہاڑ نظر آنے لگے۔ کیٹی کو ابھی تک اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ وہ کون سے ملک میں اتر رہی ہے۔ اگرچہ راکٹ کا رُخ ہندوستان کی طرف کیا گیا تھا مگر فضا میں داخل ہوتے ہوئے جو دھماکہ ہوا تھا اس سے خدشہ تھا کہ راکٹ کا رُخ تبدیل ہو گیا ہوا ہے۔ راکٹ اب زمین کے بالکل قریب آ گیا تھا۔ اس وقت زمین پر اندھیرا تھا یعنی سورج زمین کی دوسری طرف تھا۔ دُور اُوپر سے سورج کی روشنی کی وجہ سے جو دریا اور پہاڑ ہلکے ہلکے دکھائی دیتے تھے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب وہ اندھیرے میں گم ہو گئے تھے۔ اوپر کیٹی کو سورج زمین کی دوسری جانب نظر آ رہا تھا مگر اب سورج کی دوسری طرف چھپ گیا تھا۔

افراسیاب بولا "زمین پر تو رات پڑی ہوئی ہے"

کیٹی نے کہا "پھر کیا ہوا۔ کیا تم نے کبھی رات نہیں دیکھی؟"

افراسیاب نے کہا "راتیں تو بہت دیکھی ہیں مگر کبھی اڑن کھٹولے میں رات کے وقت سفر نہیں کیا۔"

کیٹی کہنے لگی "نقلی ملکہ کا طوطا تمہاری زنبیل ہی میں ہے نا؟"

"کیوں نہیں" افراسیاب بولا "وہ کہاں جا سکتا ہے۔ نقلی ملکہ میری زنبیل میں ہے اور زنبیل میرے ساتھ غائب ہو کر سفر کر رہی ہے۔"

راکٹ درختوں کے اوپر آ گیا۔ کیٹی نے اس کی رفتار بہت کم کر دی تھی۔ جس کی وجہ سے تھوڑی ہی دیر بعد راکٹ عمودی حالت میں زمین کے ساتھ آ کر آرام سے لگ گیا۔ افراسیاب نے خدا کا شکر ادا کیا۔ کہنے لگا:

"کیا یہ ملک ہندوستان ہے کیٹی بہن؟"

کیٹی نے راکٹ کے انجن بند کر دیئے اور ایک بٹن دبایا جس سے راکٹ کا دروازہ کھل گیا اور ایک سیڑھی نکل کر اپنے آپ لگ گئی۔

کیٹی بولی:

"میرا خیال ہے کہ یہ ہندوستان کا ملک ہی ہے۔ چلو نیچے چل کر معلوم کرتے ہیں۔"

افراسیاب بولا "ہم تو سنسان اندھیرے جنگل میں اترے ہیں یہاں کسی لومڑ سے معلوم کریں گے کہ یہ کون سا ملک ہے؟"

کیٹی سب سے پہلے زمین پر اتری۔ اس کے پیچھے پیچھے افراسیاب بھی راکٹ سے اتر کر زمین پر آ گیا۔ جنگل میں ایک گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا کہ کیٹی اور افراسیاب کے سوا دوسرا کوئی انسان شاید ہی اس اندھیرے میں کچھ دیکھ سکتا۔ کیٹی نے درختوں کی طرف دیکھ کر کہا:

"مجھے یہ درخت ہندوستان کے لگتے ہیں۔ یقیناً ہم ملک ہندوستان میں ہی ہیں۔"

افراسیاب کیٹی کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ کہنے لگا:

"مجھے تو لگتا ہے کہ میں اندھیروں کے ملک میں آ گیا ہوں۔ ایسے اندھیرے جنگل میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔"

کیٹی نے کہا "تم نے اپنی عمر کا زیادہ حصہ بغداد میں گزارا ہے جہاں جنگل نہیں ہوتے۔"

وہ یونہی باتیں کرتے جنگل میں کافی دور نکل گئے۔ ایک جگہ انہیں ندی ملی۔ ندی پر انہوں نے منہ ہاتھ دھویا اور اٹھ کر دوبارہ روانہ ہو گئے ایک جگہ انہیں کچھ آوازیں سنائی دیں۔ افراسیاب کچھ بولنے والا تھا کہ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ رہنے کو کہا۔ افراسیاب چپ ہو کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھنے لگا۔ کیٹی نے آواز پر کان لگا دیئے۔ یہ دو آدمیوں کے آہستہ آہستہ بولنے کی آوازیں تھیں۔ درمیان میں ایک ایسی آواز بھی آجاتی تھی جیسے کسی کا منہ بند کر دیا گیا ہو اور وہ بولنے کی کوشش کر رہا ہو۔ کیٹی نے افراسیاب کو اس طرف آنے کا اشارہ کیا۔ کیٹی، افراسیاب درختوں کے پیچھے دبے دبے قدموں سے چلتے ایک جگہ پہنچے تو انہیں آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ ذرا آگے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ درختوں کے درمیان ایک کھلی جگہ ہے جہاں تین آدمیوں نے ایک چودہ پندرہ سال کے لڑکے کو دبوچ رکھا ہے۔ لڑکے کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا ہے اور یہ آدمی اسے زبردستی زمین پر گرا رہے ہیں۔ تینوں آدمی ہٹے کٹے تھے اور شکل صورت سے ڈاکو معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے لڑکے کو زمین پر گرا دیا۔ زمین پر پہلے ہی سے بانس کی چار بلیاں یعنی میخیں گڑی ہوئی تھیں۔ انہوں نے لڑکے کو ان میخوں کے ساتھ رسی سے باندھ دیا۔ لڑکا اب اس طرح زمین پر پڑا تھا کہ سوائے اپنے سر کے اور کسی حصے کو ہلا نہیں سکتا تھا۔ منہ پر کپڑا بندھا ہونے کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں سکتا تھا۔ صرف ہوں ہوں کی آواز اس کے حلق سے نکل رہی تھی۔

ان آدمیوں میں سے ایک نے کہا:

"چلو اب یہاں سے چلے چلیں۔ کیونکہ تھوڑی دیر میں شیر آنے والا ہے۔ وہ اسے چیر پھاڑ کر کھا جائے گا۔"

دوسرا کہنے لگا: "اگر شیر نہ آیا تو یہ تو زندہ بچ جائے گا۔"

تیسرے آدمی نے کہا: "یہ سنسان جنگل ہے ادھر سے کبھی کسی کا گزر نہیں ہوا۔ اگر شیر آج رات نہیں آتا تو کل آ جائے گا۔ اگر شیر نہ بھی آیا تو یہ بھوک پیاس سے اپنے آپ مر جائے گا۔ نہیں تو جنگل کے دوسرے درندے آ کر اسے کھا جائیں گے۔ ہم نے اسے اس طرح باندھ دیا ہے کہ یہ اپنے آپ کبھی آزاد نہیں ہو سکے گا۔"

اتنے میں دور جنگل میں شیر کی دھاڑ گونجی۔ تینوں آدمی گھبرا گئے۔ ایک بولا: "شیر نے ہماری بو سونگھ لی ہے وہ ادھر ہی آ رہا ہے۔ چلو بھاگو۔"

اور وہ تینوں وہاں سے بھاگ کر جنگل کے اندھیرے میں گم ہو گئے۔ ان کے جاتے ہی افراسیاب کہنے لگا:

"یہ لوگ اس معصوم لڑکے کو کیوں مارنا چاہتے ہیں؟"

کیٹی نے افراسیاب کو خاموش رہنے کو کہا۔ شیر کی دھاڑ ایک بار پھر بلند ہوئی۔ اب وہ بہت قریب آگیا تھا۔ اس نے کیٹی، افراسیاب اور زمین پر پڑے ہوئے لڑکے کی بو پا لی تھی اور وہ ادھر ہی کی طرف آ رہا تھا۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے افراسیاب کے کان میں کہا:

"یہ کوئی آدم خور شیر ہے۔ ہمیں لڑکے کو اس سے بچانا ہے نہیں تو وہ ابھی یہاں پہنچ کر اس کو اتنی جلدی چیر پھاڑ دے گا کہ ہم لڑکے کی کوئی مدد نہ کر سکیں گے۔"

افراسیاب بولا: "یہ کون سی مشکل بات ہے۔ ابھی چلو۔"

وہ درختوں کے پیچھے سے نکل کر جہاں لڑکا زمین پر بندھا پڑا تھا وہاں آ گئے۔ ابھی وہ لڑکے کے قریب آ کر اسے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک اندھیرے میں جھاڑیوں کے پیچھے سے ایک خونخوار شیر نکل کر دھاڑتا ہوا ان کی طرف لپکا۔

کیٹی نے چلا کر کہا: "افراسیاب! شیر سے بچنا۔"

افراسیاب نے فوراً ہوا میں ہاتھ بلند کیا۔ اس کے ہاتھ میں زنبیل آ گئی۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے شیر کی گردن دبوچی اور شیر کو زنبیل میں ڈال کر اس کا منہ بند کر کے ہوا میں اچھال دیا۔ زنبیل شیر سمیت غائب ہو گئی۔ کیٹی نے ایسا کرتب پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ ہنس دی اور بولی:

"تم واقعی افراسیاب ہی ہو۔"

افراسیاب نے آنکھیں جھپکتے ہوئے کہا:

"کیٹی بہن! بس یہ تو خدا کی دین ہے۔ ورنہ میں کیا ہوں۔

اچھا اب لڑکے کا کیا کرنا ہے؟"

لڑکا شیر کی دھاڑ سن کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ کیٹی اور افراسیاب نے لڑکے کی رسیاں کھول کر اسے وہاں سے اٹھایا اور جنگل میں ایک چشمے کے کنارے لٹا کر اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ لڑکے کو ہوش آ گیا۔ اس نے گھبرا کر پوچھا:

"شیر۔ شیر۔ شیر کہاں ہے۔"

افراسیاب نے کہا: "برخوردار شیر ایسی جگہ پہنچ چکا ہے کہ جہاں سے اب وہ قیامت کے دن ہی واپس آئے گا۔

تم اپنی سناؤ۔ طبیعت کیسی ہے اور تم کون ذات شریف ہو؟"

کیٹی نے لڑکے کو تسلی دی اور بتایا کہ شیر کو انہوں نے بھگا دیا ہے۔ کیٹی نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور یہ لوگ اسے یہاں کس جرم میں باندھ کر شیروں اور درندوں کے حوالے کر گئے تھے۔

لڑکے نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا:

"میرا نام زیاد ہے۔ میں یتیم ہوں اور اپنی ماں کے ساتھ شہر میں رہتا ہوں۔ یہ لوگ میرے مرحوم باپ کے دشمن ہیں۔ انہوں نے میری ماں کو اغوا کر لیا ہے اور مجھے یہاں جنگل میں درندوں کے حوالے کر گئے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ نے میری جان بچائی۔ لیکن خدا کے لیے میری ماں کو ان ظالموں سے بچائیں۔ وہ میری ماں کو نہ جانے کہاں لے گئے ہیں۔"

کیٹی نے اور افراسیاب نے لڑکے کو تسلی دی اور اسے ساتھ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لے کر شہر میں ان کے گھر پر آ گئے۔ مکان کی ہر شے بکھری ہوئی تھی۔ لوگوں نے انہیں بتایا کہ ڈاکو لڑکے کی ماں کو لے کر نہ جانے کدھر چلے گئے ہیں۔ لڑکا رونے لگا۔ افراسیاب نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا: "ارے رونے کی بجائے ہمیں یہ بتا کہ کیا تو ان ڈاکوؤں کے ٹھکانے کو جانتا ہے؟"

لڑکے نے کہا: "نہیں جناب۔ مجھے ان کے ٹھکانے کا پتہ نہیں ہے۔"

کیتھی کہنے لگی: "چلو ہم انہیں شہر سے باہر تلاش کرتے ہیں۔ وہ شہر کے باہر کسی کھوہ یا غار میں چھپے ہوں گے۔"

لڑکے نے کہا: "میں ان کی شکلیں پہچانتا ہوں۔"

ان میں سے جو تین آدمی لڑکے زیادہ کو لے کر جنگل میں شیروں کے حوالے کرنے آئے تھے ان کی شکلیں افراسیاب اور کیتھی نے بھی دیکھی تھیں۔ پھر بھی انہوں نے لڑکے کو ساتھ لے لیا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر شہر سے باہر آ گئے۔ یہ شہر ہندوستان کا کوئی ساحلی شہر تھا یعنی سمندر کے کنارے پر آباد تھا اور زیادہ بڑا شہر نہیں تھا۔ شہر سے نکلتے ہی پتھریلا علاقہ شروع ہو گیا۔ پھر درختوں کے جھنڈ آ گئے۔ اس کے بعد ایک میدان تھا جس میں سیاہ پتھر کی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں۔ انہیں زمین پر ڈاکوؤں کے گھوڑوں کے سموں کے نشان بھی نہیں مل رہے تھے۔ کیونکہ زمین پتھریلی تھی۔

افراسیاب کہنے لگا: "کیتھی بہن! میرا خیال ہے ڈاکو یہیں کہیں چٹانوں میں چھپے بیٹھے ہوں گے۔"

کیتھی کہنے لگی: "اگر ان چٹانوں کے پار سمندر ہے تو ہمیں ساحل سمندر پر چل کر دیکھنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں کا کوئی بادبانی جہاز بھی ہو۔"

لڑکے زیادہ نے فوراً کہا:

"ان میں سے ایک کو میں نے کہتے سنا تھا کہ ہمارا سفر لمبا ہے۔ سمندر میں کھانے کو کچھ نہیں ملے گا۔ یہاں سے چاول کا بورا اٹھا کر ساتھ رکھ لو۔"

کیتھی نے چونک کر افراسیاب کی طرف دیکھا:

"مجھے بھی شک تھا کہ یہ لوگ ضرور کسی جہاز میں سوار ہو گئے ہیں یا تو یہ جہاز ان کا اپنا ہے اور یا پھر انہوں نے کسی بحری قزاق سے سازباز کر رکھی ہے۔"

افراسیاب نے کہا: "مگر آگے تو کوئی سمندری بندرگاہ نہیں ہے۔"

کیتھی کہنے لگی: "ایسے ڈاکو سمندری بندرگاہوں میں اپنے جہاز نہیں لایا کرتے بلکہ بندرگاہوں سے دور کھلے سمندر میں ہی رکھتے ہیں۔"

انہوں نے گھوڑوں کی رفتار تیز کر دی۔ چٹانوں کے میدان کو عبور کرنے کے بعد ان کی نظر سمندر میں ایک جہاز پر پڑی جس کے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بادبان کھلے تھے اور جو سمندر میں چلا جا رہا تھا۔ کیٹی نے اس طرف اشارہ کر کے کہا:

"وہ ہے جہاز۔ ڈاکو ضرور اسی جہاز میں سوار ہوئے ہیں۔

ہم اس جہاز پر کیسے پہنچ سکتے ہیں افرا!"

افراسیاب نے آنکھیں سکیڑ کر سمندر میں آگے بڑھتے جہاز کو دیکھا اور بولا:

"آخر میری زنبیل کس کام آئے گی۔ میں اس میں سے ابھی لکڑی کا تختہ نکالتا ہوں ہم اس پر بیٹھ کر جہاز تک چلے جائیں گے۔"

کیٹی نے کہا: "ذرا ٹھہرو۔ اس لڑکے کو دیکھ کر ڈاکو پہچان لیں گے کہ ہم اس کی ماں کو چھڑانے آئے ہیں۔ بہتر ہے کہ اس لڑکے کو اس کے گھر چھوڑ آتے ہیں۔"

لڑکا مشکل سے راضی ہوا۔ وہ اپنی ماں کو چھڑانے ان کے ساتھ جانا چاہتا تھا لیکن کیٹی اور افراسیاب نے اسے کہا کہ اگر وہ ساتھ ہوا تو ڈاکو اس کی ماں کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ تب کہیں جا کر لڑکا مان گیا۔ افراسیاب نے لڑکے کو گھوڑے پر بٹھایا اور اسے چھوڑنے اس کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ کیٹی وہیں ساحل پر ہی رہی۔ جب افراسیاب لڑکے کو اس کے مکان پر چھوڑ کر واپس آیا تو بادبانی جہاز سمندر میں نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

افراسیاب نے کہا: "کوئی پروا نہیں۔ ہم جہاز کو سمندر میں پکڑ لیں گے۔"

افراسیاب نے اپنی زنبیل کو حاضر کیا اور اس میں سے لکڑی کا ایک تختہ نکال کر سمندر میں ڈال دیا۔ کیٹی اور وہ تختے پر بیٹھ گئے اور تختہ سمندر میں بہنے لگا۔ تختے کی رفتار زیادہ نہیں تھی۔ مگر کھلے سمندر میں پہنچنے کے بعد سمندر کی بڑی لہریں اسے لے کر تیزی سے آگے بڑھنے لگیں۔ کوئی دو گھنٹے کے بعد انہیں دور بادبانی جہاز نظر آ گیا۔

کیٹی نے کہا: "وہ دیکھو جہاز افرا۔ ہم جہاز کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔"

مزید دو گھنٹے گزرے ہوں گے کہ ان کا تختہ بادبانی جہاز کے بہت قریب پہنچ گیا۔ افراسیاب نے دونوں ہاتھ اٹھا کر چلانا شروع کر دیا۔

"بچاؤ بچاؤ۔ ہم ڈوب رہے ہیں۔ بچاؤ بچاؤ۔"

اس کے ساتھ ہی افراسیاب نے سلیمانی ٹوپی کیٹی کو دیتے ہوئے کہا:

"تمہیں یہ سلیمانی ٹوپی پہن لینی چاہیے۔ مجھے پہلے خیال نہیں آیا۔ تم ٹوپی پہن کر غائب ہو جاؤ۔ باقی جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"

کیٹی نے سلیمانی ٹوپی پہن لی اور غائب ہو گئی۔ بادبانی جہاز پر ابھی کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ افراسیاب نے پھر چیخنا شروع کر دیا۔

"بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ میں ڈوب رہا ہوں۔"

اب جہاز پر افراسیاب کی آواز پہنچی تو دو ڈاکو جہاز کے عرشے پر آ گئے۔ انہوں نے سمندر میں ایک آدمی کو تختے پر تیرتے دیکھا تو فوراً

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کی طرف رسہ پھینکا۔ افراسیاب نے رسے کو تھام لیا تختہ جہاز کے پیندے کے ساتھ لگ گیا۔ اوپر سے ان آدمیوں نے رسی کی سیڑھی نیچے لٹکا دی۔

افراسیاب نے دبی زبان میں کہا:

"کیٹی! تم میرے پیچھے پیچھے سیڑھی پر چڑھنا"

افراسیاب اور کیٹی دونوں رسی کی سیڑھی کے ذریعے جہاز کے عرشے پر آگئے۔ کیٹی کو کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔ اب وہاں تین اور ڈاکو بھی آگئے تھے۔ ان میں سے ایک نے تلوار کی نوک افراسیاب کی گردن پر رکھتے ہوئے کہا:

"سچ سچ بتا تو کون ہے اور یہاں کیا کرنے آیا ہے؟"

افراسیاب نے کہا: "جناب عالی! خاکسار کا نام افراسیاب ہے۔ خاکسار ایک جہاز پر اپنے مالک کے ساتھ سامان لے کر سمندر میں سفر کر رہا تھا کہ جہاز طوفان میں غرق ہو گیا۔ میں بڑی مشکل سے جان بچا کر اس تختے پر بیٹھنے میں کامیاب ہوا۔ مجھے سخت پیاس لگی ہے۔ مجھے پانی پلائیں۔ خدا آپ کا بھلا کرے گا۔"

ان ڈاکوؤں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

ایک ڈاکو بولا:

"اسے سردار کے پاس لے چلو۔ وہی فیصلہ کرے گا کہ اسے یہاں رکھنا ہے کہ واپس سمندر میں پھینکنا ہے۔"

افراسیاب نے چیخ مار کر کہا:

"خدا کے لئے مجھے سمندری مچھلیوں کے حوالے نہ کرنا۔ مچھلیاں مجھے چٹ کر جائیں گی۔"

ڈاکو افراسیاب کو اپنے سردار کے پاس لے گئے جو کیبن میں تخت پر بڑی شان سے بیٹھا تھا۔ تلوار اس کے گھٹنے پر رکھی تھی۔ اس کا چہرہ ہی بتا رہا تھا کہ یہ ایک خونخوار قسم کا سنگ دل آدمی ہے۔ ڈاکوؤں نے ساری بات سردار کو بتائی تو اس نے اٹھ کر افراسیاب کو گھور کر دیکھا اور اس کی طرف گھورتے ہوئے پوچھا:

"کیا تُو کھانا پکا لیتا ہے؟"

افراسیاب نے جھٹ کہا:

"حضور! میں کھانا پکا بھی لیتا ہوں اور پکا ہوا کھانا کھا بھی لیتا ہوں۔ مگر اس وقت مجھے سخت پیاس لگی ہے۔ میرے معدے میں اس وقت لُو چل رہی ہے۔"

سردار ذرا سا مسکرا دیا۔ بولا:

"یہ کوئی مسخرہ معلوم ہوتا ہے۔"

اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اس افرا نام کے آدمی کو باورچی خانے میں لے جا کر کام پر لگا دو اور اسے کچھ کھانے پینے کو بھی دو۔ ڈاکو افراسیاب کو ساتھ لے کر جہاز کے باورچی خانے میں آگئے۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی بھی افرا کے ساتھ ساتھ تھی مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ باورچی خانے میں ایک بوڑھا باورچی کھانا تیار کر رہا تھا۔ اس نے افراسیاب سے کہا:

"ارے تُو کیا کھانا بنائے گا۔ چل ادھر بیٹھ کر روٹی کھاؤ پھر برتن صاف کرنے شروع کر دے۔"

افراسیاب نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ اس کا مقصد تو اس جہاز پر رہ کر یتیم لڑکے کی ماں کا سراغ لگانا تھا۔ اس کو روٹی کھانے کی بھی ضرورت نہیں تھی مگر ان لوگوں کو دکھانے کے لئے افراسیاب نے روٹی کھانا شروع کر دی اور باورچی سے پوچھا:

"بابا! یہ جہاز کہاں جا رہا ہے؟"

باورچی نے غصے سے افراسیاب کی طرف دیکھا اور جھڑک کر کہا،

"تُو ماما لگتا ہے جہاز کا؟ خبردار اگر پھر پوچھا تو سردار تجھے سمندر میں پھینک دے گا اور تیری ہڈیاں تک مچھلیاں ہڑپ کر جائیں گی۔"

افراسیاب خاموش ہو گیا۔ کیٹی اس کے بالکل قریب ہی بیٹھی تھی اس نے افراسیاب کے کان میں سرگوشی کی۔

"تُو فکر نہ کر میں ابھی معلوم کر لوں گی۔"

افراسیاب نے آہستہ سے کہا:

"نیچے جا کر لڑکے کی ماں کو تلاش کر۔"

باورچی نے افراسیاب کی آواز سن لی تھی۔ وہیں سے چلایا،

"ارے نابکار تو کس سے باتیں کر رہا ہے۔ کیا مجھے منہ ہی منہ میں بُرا بھلا کہہ رہا ہے؟"

افراسیاب نے فوراً جواب دیا،

"حضور میں آپ کو کیوں بُرا بھلا کہنے لگا۔ میں تو روٹی ملنے پر خدا کا شکر ادا کر رہا تھا۔"

کیٹی افراسیاب کو باورچی خانے میں چھوڑ کر جہاز کے دوسرے حصے کی طرف چل دی۔ اس نے جہاز کے سارے کیبن اور کونا کونا چھان مارا مگر اسے یتیم لڑکے کی ماں کہیں نظر نہ آئی۔ وہ بڑی حیران ہوئی کہ اگر یہ ڈاکو اس عورت کو اس جہاز پر اغوا کر کے لے جا رہے ہیں تو عورت کہاں ہے؟ کیٹی کو خیال آیا کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے عورت کو کسی دوسرے جہاز میں پہلے روانہ کر دیا ہو؟

کیٹی یہ سوچ کر سیدھی افراسیاب کے پاس آ گئی۔ وہ باورچی خانے میں برتن مانجھ رہا تھا۔ کیٹی اس کے قریب آ کر بولی:

"عورت جہاز پر نہیں ہے۔"

افراسیاب نے چونک کر ادھر اُدھر دیکھا۔ باورچی خانے میں اس وقت کوئی نہیں تھا۔ افرا نے کہا،

"ان کمینوں نے مجھے کس کام پر لگا دیا ہے کیا کہا؟ عورت جہاز پر نہیں ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے کہا: "میں نے جہاز کا کونہ کونہ چھان مارا ہے مجھے یہاں کوئی عورت نظر نہیں آئی۔"

افراسیاب بولا: "وہ کہاں جا سکتی ہے؟"

کیٹی نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ کہیں ڈاکوؤں نے عورت کو پہلے کسی جہاز میں تو روانہ نہیں کر دیا۔ اس پر افراسیاب کہنے لگا:

"ان لوگوں کے پاس اتنے جہاز کہاں سے آ گئے۔ عورت ضرور اسی جہاز میں ہے۔ تو نے سردار کا کیبن دیکھا ہے؟"

کیٹی نے سردار کا کیبن نہیں دیکھا تھا۔ افراسیاب نے کہا: "فوراً سردار کے کیبن میں جاؤ۔ عورت ضرور وہیں کہیں ہو گی۔" کیٹی اسی وقت سردار کے کیبن کی طرف چل پڑی۔

○

# قبر کی سرگوشی

کیٹی سردار کے کیبن میں داخل ہو گئی۔

اس وقت سردار میز پر چمڑے کا نقشہ کھول کر اس پر جھکا ہوا تھا۔ ایک ڈاکو اس کے پاس کھڑا تھا۔

سردار کہہ رہا تھا:

"ہم شام کو جزیرے میں پہنچ جائیں گے۔ طوفان آنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جہاز کو بائیں جانب تھوڑا سا موڑ دو۔"

ڈاکو چلا گیا۔ کیٹی نے اندازہ لگایا کہ یہ لوگ ہندوستان کے ساحل کے قریب ہی کسی جزیرے پر اترنے والے ہیں۔ وہ ایک طرف خاموشی سے کھڑی کیبن کا جائزہ لینے لگی۔ یہاں تخت پر بستر لگا تھا۔ کئی چیزیں ادھر ادھر بکھری ہوئی تھیں۔ سردار نے چمڑے کا نقشہ لپیٹ کر صندوق میں رکھا اور کیبن کا دروازہ بند کر دیا۔ کیٹی خاموشی سے کھڑی سردار کو تک رہی تھی کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ سردار کیٹی کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سردار کو جب اطمینان ہو گیا کہ وہ اکیلا ہے تو اس نے بستر والے تخت کو ایک طرف ہٹا دیا۔ اس کے نیچے قالین بچھا تھا۔ سردار نے قالین کو بھی پرے ہٹایا اور پھر لکڑی کے فرش کا ایک جگہ سے تختہ اُوپر اُٹھا دیا۔ کیٹی بھی اس کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ تختہ جہاں سے اوپر اٹھا تھا وہاں نیچے لکڑی کا ایک زینہ جاتا تھا۔ ضرور نیچے کوئی تہہ خانہ تھا۔ سردار نیچے اتر گیا۔ کیٹی بھی اس کے پیچھے پیچھے نیچے اتر گئی۔

نیچے ایک تنگ سا تہہ خانہ تھا جس میں ایک لیمپ روشن تھا۔ لیمپ کی روشنی میں کیٹی نے دیکھا کہ ایک عورت جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ چہرے پر مایوسی اور اداسی چھائی ہے فرش پر سر جھکائے بیٹھی ہے۔ سردار کو دیکھ کر اس نے عاجزی سے کہا:

"خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو۔ مجھے میرے بچے کے پاس پہنچا دو۔ وہ میرے بغیر زندہ نہیں رہ سکے گا۔"

سردار نے غرّاتے ہوئے کہا:

"جب تک تُو مجھے قبر کے خزانے کا نقشہ نہیں دے گی میں تجھے تیرے بیٹے سے کبھی نہیں ملاؤں گا۔ تُو ساری زندگی اپنے بچے کی صورت دیکھنے کو ترستی رہے گی اور تڑپ تڑپ کر مر جائے گی۔"

عورت نے روتے ہوئے کہا:

"میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ مجھے قبر کے خزانے کا کچھ علم نہیں ہے۔"

سردار نے غصے میں کہا:

"تو جھوٹ بولتی ہے۔ تیرے باپ نے مرنے سے پہلے قبر کے خزانے کا نقشہ تجھے دیا تھا اور کہا تھا کہ سات برس گزرنے کے بعد قبر میں سے خزانہ نکال لینا۔ اب سات برس گزر گئے ہیں۔ بتا، قبر کے خزانے کا نقشہ کہاں ہے۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تُو نے نقشہ میرے حوالے کر دیا تو میں نہ صرف تمہیں تمہارے بچے کے پاس پہنچا دوں گا بلکہ خزانے میں سے آدھی دولت تجھے دے دوں گا۔"

عورت روئے جا رہی تھی۔ وہ بار بار کہہ رہی تھی۔

"مجھے کسی قبر کے خزانے کا پتہ نہیں۔ میرے باپ نے مرتے وقت مجھے کوئی نقشہ نہیں دیا تھا۔"

سردار نے گرج کر کہا:

"ہم جزیرے پر پہنچنے والے ہیں۔ میں تمہیں چار دن کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر ان چار دنوں میں تو نے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مجھے بتا دیا کہ قبر کے خزانے کا نقشہ کہاں ہے تو میں تمہیں تیرے بچے کے پاس پہنچا دوں گا۔ لیکن اگر تو نے نہ بتایا تو تیرے بچے کو یہاں لا کر میں تیری آنکھوں کے سامنے اسے ذبح کر ڈالوں گا اور اس کے بعد تجھے آگ میں زندہ جلا دوں گا۔"

یہ کہہ کر سردار زینہ چڑھ کر تہہ خانے سے باہر نکل گیا۔ اوپر جا کر اس نے لکڑی کا تختہ گرا دیا۔ تہہ خانے میں صرف عورت کے آہستہ آہستہ سسکیاں بھرنے کی آواز ہی آ رہی تھی۔ کیٹی ساری کہانی سمجھ گئی تھی۔ اب وہ اس عورت سے بات کرنا چاہتی تھی۔ اسے حوصلہ دینا چاہتی تھی۔ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اسے وہاں سے نکالنے کے لئے آئے ہیں اور اس کا بچہ زندہ سلامت ہے۔ کیٹی سوچ رہی تھی کہ اس عورت سے کس طرح بات شروع کرے۔ کہیں وہ یہ دیکھ کر ڈر نہ جائے کہ کوئی غیبی عورت اس سے ہمکلام ہے۔ مگر اس کے سوائے کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ افراسیاب کو یہاں تک پہنچنے میں وقت پیش آ سکتی تھی۔ کیٹی نے عورت سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

کیٹی نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنی سلیمانی ٹوپی اتار دی۔ ٹوپی کے اترتے ہی کیٹی نظر آنے لگی۔ عورت نے ایک دم سے جو اپنے سامنے ایک لڑکی کو دیکھا تو ڈر گئی۔ اس کے آنسو رک گئے۔ آنکھیں دہشت کے مارے پھیل گئیں۔

کیٹی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا:

"ڈرو نہیں بہن! میں کوئی بھوت نہیں ہوں بلکہ تمہاری طرح کی ایک گوشت پوست والی عورت ہوں۔"

عورت نے ڈرتے ڈرتے پوچھا:

"مگر۔ مگر تم اچانک یہاں کیسے ....؟"

کیٹی نے اس کے فقرے کو کاٹتے ہوئے کہا:

"میرا نام کیٹی ہے۔ تمہارا کیا نام ہے؟ پہلے نام بتا دو باقی باتیں پھر ہوں گی۔"

عورت نے کہا:

"میرا نام شمالا ہے۔ مگر۔ تم۔ تم ضرور کوئی بھوت ہو۔"

کیٹی اس کے پاس بیٹھ گئی اور بولی:

"شمالا بہن! میں بھوت نہیں ہوں۔ جب سردار تم سے باتیں کر رہا تھا تو میں یہاں موجود تھی۔ مگر تم لوگ مجھے دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے یہ سلیمانی ٹوپی پہن رکھی تھی جس کو پہننے سے انسان غائب ہو جاتا ہے۔ بس مجھ میں اور تم میں صرف یہی فرق ہے۔ باقی میں تمہاری طرح

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی ایک عورت ہوں۔"

اور کیٹی نے فوراً ٹوپی سر پر اوڑھ لی۔ ٹوپی کے پہنتے ہی وہ پھر غائب ہوگئی اور بولی:

"دیکھو — میں یہاں پر موجود ہوں مگر تم مجھے نہیں دیکھ سکتی ہو۔ یہ صرف سلیمانی ٹوپی کی کرامت ہے۔ اب میں سلیمانی ٹوپی اتارتی ہوں۔"

اور کیٹی نے ٹوپی اتار دی۔ اس کے ساتھ ہی کیٹی پھر دکھائی دینے لگی۔ عورت کو یقین آ گیا کہ کیٹی کوئی بھوت نہیں ہے۔ اس پر جو دہشت طاری تھی وہ دور ہو گئی۔ کیٹی نے اب شمالا کو ساری کہانی بیان کر دی اور بتایا کہ اس نے اور افراسیاب نے مل کر اس کے بیٹے کو جنگل سے اٹھا کر گھر پہنچا دیا ہے۔ جہاں وہ آرام سے ہے اور اس کی واپسی کا انتظار کر رہا ہے۔ شمالا بہت خوش ہوئی۔ تب کیٹی نے پوچھا کہ یہ قبر کے خزانے کا چکر کیا ہے؟ تب اس بدنصیب عورت شمالا نے کیٹی کو بتایا کہ اس کا باپ یہاں سے دور شمال کی طرف واقع ایک شہر کے بادشاہ کا خزانچی تھا۔ اسی زمانے میں بادشاہ کا خزانہ چوری ہو گیا۔ بادشاہ نے شمالا کے باپ کو گرفتار کر لیا۔ اس پر الزام لگا کہ خزانہ اسی نے چوری کیا ہے۔ بادشاہ نے شمالا کے باپ کو قتل کروا دیا۔

جب پھر بھی بادشاہ کے خزانے کا کچھ پتہ نہ چلا تو شمالا اپنے بچے کو لے کر اس شہر میں آکر آباد ہو گئی۔ وہ لوگوں کے گھروں میں کام کاج کر کے اپنا اور اپنے یتیم بچے کا پیٹ پال رہی تھی کہ اچانک سات برس بعد یہ ڈاکو اس کے پاس آ گئے اور اس سے خزانے کا نقشہ مانگا جو ان کے خیال میں شمالا کا باپ مرتے وقت اسے دے گیا تھا۔ اور ان ڈاکوؤں کی اطلاع کے مطابق وہ کسی قبر میں دفن تھا۔ سارا قصہ سنانے کے بعد شمالا نے کہا:

"حقیقت یہ ہے کہ میرا باپ بے گناہ تھا۔ اس نے اگر خزانہ چرایا ہوتا تو وہ مجھے ضرور بتاتا۔ میں اس کی اکلوتی بیٹی تھی۔ مگر اس نے مرتے وقت مجھے کہا تھا کہ بیٹی خزانہ ڈاکو لے گئے ہوں گے۔ میں نے خزانے میں سے ایک سکہ بھی نہیں اٹھایا۔ میں بے گناہ ہوں۔"

کیٹی نے یہ سب کچھ سن کر کہا:

"شمالا! تو فکر نہ کر۔ ہم تمہیں یہاں سے نکال کر لے جائیں گے۔"

شمالا کہنے لگی:

"لیکن یہ ڈاکو واپس آ کر مجھے اور میرے بیٹے کو مار

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈالیں گے۔ میں یہ شہر چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتی۔
کیٹی نے کہا:
"ہم اس کا بھی بندوبست کر دیں گے۔ تم گھبراؤ نہیں
جہاز کو جزیرے پر لگنے دو۔ افراسیاب میرا بھائی
میرے ساتھ ہے۔ وہ بھی ہماری مدد کرے گا۔ اب
میں جاتی ہوں اور تمہیں جزیرے پر ہی ملوں گی۔"
یہ کہہ کر کیٹی تہہ خانے سے نکل کر اوپر آ گئی۔ سردار کیبن
میں نہیں تھا۔ کیٹی وہاں سے سیدھی افراسیاب کے پاس پہنچی
وہ باورچی خانے کا فرش صاف کر رہا تھا۔ کیٹی نے اسے جا کر
سب کچھ بتایا تو وہ بڑا خوش ہوا۔ کہنے لگا:
"میں نہ کہتا تھا کہ وہ عورت اسی جہاز میں ہو گی
اس کا مطلب ہے کہ شام کو ہم جزیرے پر پہنچنے
والے ہیں۔ تو یہ ڈاکو اس جزیرے پر رہتے ہیں۔
کوئی بات نہیں
جزیرے پر پہنچنے کے بعد کوئی منصوبہ بنائیں گے
کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔"
جب شام ہونے لگی تو دور سے جزیرے کی زمین نظر
آئی۔ کیٹی اس وقت جہاز کے عرشے پر کھڑی تھی۔ دوسرے
لوگ بادبان لپیٹ رہے تھے۔ جہاز سورج غروب ہونے کے

ساتھ ہی جزیرے کے ساتھ جا کر لگ گیا۔ یہ جزیرہ ملک ہندوستان
کے ساحل سے ایک دن کے فاصلے پر تھا۔ زیادہ بڑا جزیرہ
نہیں تھا۔ یہاں جنگل بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔ چاروں طرف
پتھریلے ٹیلے ہی نظر آتے تھے۔ اسی وجہ سے یہاں آبادی بھی
نہیں تھی۔ صرف ان ڈاکوؤں نے ہی اپنا مسکن وہاں بنا رکھا
تھا۔ لوٹا ہوا سامان اتار کر جزیرے کے اندر ایک اونچے ٹیلے
کی غار میں لے گئے۔ یہ غار اندر سے کافی کھلا تھا۔ اور اس
میں چھوٹے چھوٹے تین کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایک کمرے میں
شمالا کو لا کر قید کر دیا گیا۔ غار کے باہر دو ڈاکو تلواریں لے
کر پہرے پر کھڑے ہو گئے تھے۔

سردار نے لوٹے ہوئے مال کا جائزہ لیا اور اسے غار کے
اندر ایک کمرے میں بند کر کے رکھ دیا۔ اب ڈاکوؤں نے غار
کے سامنے آگ کا الاؤ روشن کر دیا اور جشن منانے لگے۔ آگ
پر گوشت بھونا جانے لگا۔ ڈاکو ناچنے اور گانے میں مصروف
ہو گئے۔ سردار بھی ان کے درمیان ایک تخت پر بڑی شان
سے تلوار سامنے رکھے بیٹھا تھا۔ جہاز ساحل کے قریب ہی پرسکون
سمندر میں کھڑا تھا۔ تین چار ڈاکوؤں کا جہاز پر پہرہ لگا تھا۔
افراسیاب اور کیٹی جہاز سے اتر کر ٹیلے کے قریب ہی ایک
جگہ بیٹھے تھے۔ کچھ فاصلے پر ڈاکو آگ کے الاؤ کے گرد

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بیٹھے قہقہے لگا رہے تھے اور ناچ رہے تھے۔ کیٹی افراسیاب کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ اس نے کہا:

"اب تمہارا کیا خیال ہے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

افراسیاب کہنے لگا:

"شالا کا یہ کہنا درست ہے کہ اگر ہم اس کو یہاں سے نکال کر اس کے گھر پہنچا بھی آئے تو بدبخت ڈاکو دوبارا اس کے گھر جا کر اسے اغوا کر لائیں گے اور بہت ممکن ہے کہ اس بار وہ اسے زندہ نہ چھوڑیں۔"

کیٹی نے کہا:

"تو اس کا مطلب ہے کہ ان ڈاکوؤں سے پہلے نمٹنا ہو گا۔"

"بالکل ٹھیک" افراسیاب نے زور دے کر آہستہ سے کہا۔ وہی جہاز والا باورچی افراسیاب کے قریب سے گذرتے ہوئے رک گیا اور بولا:

"تم پھر اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے؟ کیا یہ تمہیں کوئی بیماری ہے؟"

افراسیاب نے کہا:

"ہاں بابا جی! مجھے بیماری ہے۔ کہو تو تمہیں بھی یہ بیماری لگا دوں؟"

باورچی نے افراسیاب کو غصیلی آنکھوں سے دیکھا اور کہا:

"اب زبان درازی کی تو سردار سے کہہ کر تمہیں سمندر میں پھنکوا دوں گا۔ سمجھے؟"

افراسیاب نے کہا:

"میں تو سمجھ گیا ہوں مگر تم نہیں سمجھے ابھی ٹھہرو میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر افراسیاب اٹھا۔ کیٹی نے اسے روکنا چاہا مگر افراسیاب باورچی کے پاس پہنچ گیا تھا۔ افرا نے باورچی کے ہاتھ میں جو ڈونگا پکڑا ہوا تھا وہ لے لیا اور بولا:

"مجھے ایک اور بیماری ہے۔ کسی کی چیز ہاتھ میں آ جائے تو وہ غائب ہو جاتی ہے۔"

اور افراسیاب نے باورچی کا ڈونگا اپنی زنبیل میں ڈال لیا۔ افراسیاب کی زنبیل بھی کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ باورچی نے ڈونگا غائب ہوتے دیکھا تو شور مچانے لگا۔ افراسیاب نے جلدی سے ڈونگا زنبیل میں سے نکال کر اس کے حوالے کر دیا:

"بابا شور کیوں مچاتے ہو۔ یہ لو تمہارا ڈونگا واپس کر رہا ہوں۔ جاؤ۔ اور آئندہ اگر پھر مجھ سے تکرار کی تو تمہیں بھی غائب کر دوں گا۔"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باورچی گھبرا ہوا تھا۔ وہ جلدی سے آگے چل گیا۔ اسی رات جب وہ سردار کے آگے کھانا لگا رہا تھا تو اس نے اس سے کہا:

"سردار! میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔"

سردار نے کہا:

"بولو۔ کیا بکواس کرنا چاہتے ہو؟"

باورچی نے کہا:

"میں یہ بات سب کے سامنے نہیں کر سکتا۔"

سردار نے باقی لوگوں کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا۔ جب غار والے سردار کے خاص کمرے میں دونوں اکیلے رہ گئے تو باورچی بولا:

"سردار! یہ جو افراسیاب نام کا آدمی آپ نے مجھے باورچی خانے میں کام کرنے کے لئے دیا ہے۔ وہ جادوگر ہے۔"

سردار باورچی کا منہ تکنے لگا:

"جادوگر ہے؟ کیا جادو دیکھا تم نے اس کا؟" سردار نے پوچھا:

باورچی بولا:

"میرے سامنے اس نے آج شام ڈونگا ہاتھ میں لیا اور پھر وہ غائب ہو گیا۔ جب میں نے شور مچایا تو اس نے فوراً دوبارا ڈونگا غائب سے نکال مجھے دے دیا۔"

سردار نے کہا:

"یہ بات ہے تو افراسیاب کو میرے سامنے پیش کرو۔"

اسی وقت افراسیاب کو سردار کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

سردار نے کہا:

"باورچی کہتا ہے کہ تم جادوگر ہو۔ تم نے آج اس کا ڈونگا غائب کر دیا تھا۔ کیا یہ سچ ہے؟"

افراسیاب بولا:

"حضور! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں کیا میری سات پشتوں میں کوئی جادوگر نہیں ہوا۔"

سردار نے گرج دار آواز میں پوچھا:

"تو پھر باورچی نے ایسا کیوں کہا؟"

افراسیاب بولا:

"حضور! باورچی کا دماغ چل گیا ہے۔ اس کے دماغ کا کوئی پرزہ ڈھیلا ہو گیا ہے۔ جہاز سے اترتے وقت یہ مجھے کہہ رہا تھا کہ ہمارا سردار جادوگر ہے اور وہ تو پورے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سردار کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ اس نے باورچی کی طرف دیکھا۔
باورچی بے چارہ تھر تھر کانپ رہا تھا۔ بولا:

"سردار! یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ میں نے کبھی ایسی بات نہیں کی۔ یہ مجھ پر الزام لگا رہا ہے۔"

افراسیاب نے کانوں پر ہاتھ لگا کر کہا:

"مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے، اگر میں جھوٹ بولوں تو زمین پھٹ جائے۔"

سردار نے اٹھ کر باورچی کو ایک ایسا مکا مارا کہ وہ قلابازیاں کھاتا دُور جا گرا۔

سردار نے چلا کر کہا:

"اگر پھر میرے بارے میں ایسی بات کی تو میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

باورچی تو وہاں سے دُم دبا کر بھاگ گیا۔ سردار نے افراسیاب کی طرف دیکھ کر کہا:

"تم بھی یہاں سے دفع ہو جاؤ۔"

افراسیاب فوراً وہاں سے چل دیا اور ذرا دُور اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔

کیٹی نے کہا:

"تم نے تو بڑی عیاری دکھائی افرا

افراسیاب مسکرا کر بولا:

"آخر میں افراسیاب ہوں۔ میرا تو کام ہی عیاری کرنا ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"اب یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

افراسیاب بولا: "کوئی ایسی ترکیب کرنی ہو گی کہ یہ سارے کے سارے ڈاکو اس عورت شمالا سے خوف کھا جائیں۔ اس سے اتنے ڈرنے لگیں کہ اس کو کوئی زبردست جادوگرنی سمجھیں۔ اس کے بعد سردار کو کبھی جرأت نہیں ہو گی کہ وہ دوبارا اس عورت کے گھر کا رُخ کرے۔"

کیٹی کو یہ ترکیب بہت پسند آئی۔ اس نے کہا،

"تو پھر ہمیں اس پر فوراً عمل شروع کر دینا چاہیے مگر شمالا کو جادوگرنی کیسے ثابت کیا جائے۔"

افراسیاب نے کہا:

"سلیمانی ٹوپی ہمارے پاس ہے۔ زنبیل بھی میرے پاس ہے۔ ہمارے لئے یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے۔ رات گزر جانے دو، کل صبح ہم اپنا کھیل شروع کر دیں گے۔"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی اور افراسیاب کچھ دیر وہاں بیٹھے آپس میں صلاح مشورہ کرتے رہے۔ اس کے بعد کیٹی اٹھ کر غار کے اندر شمالا سے ملنے چلی گئی۔ شمالا غار میں اکیلی بیٹھی تھی۔ کیونکہ سارے ڈاکو باہر الاؤ کے گرد جشن منا رہے تھے۔ صرف غار کے باہر دو ڈاکو پہرہ دے رہے تھے۔ کیٹی نے جاتے ہی اسے وہ ساری سکیم سمجھا دی جو اس نے افراسیاب کے ساتھ مل کر تیار کی تھی۔ پہلے تو شمالا گھبرائی مگر جب کیٹی نے اسے کہا کہ اگر اس نے اس سکیم پر عمل نہ کیا تو اس خونخوار ڈاکو کی گرفت سے کبھی نہ نکل سکے گی تو وہ تیار ہو گئی۔ رات گذر گئی۔

دن نکل آیا تو کچھ ڈاکو جہاز وغیرہ کی صفائی میں لگ گئے۔ سردار غار کے سامنے تخت پر دربار لگا کر بیٹھ گیا۔ باقی سارے ڈاکو سامنے زمین پر بیٹھ گئے۔ وہ اگلے ڈاکے کا منصوبہ تیار کرنے لگے۔ کیٹی اور افراسیاب بھی وہاں آ کر بیٹھ گئے۔ پھر افرا نے کیٹی سے کہا کہ وہ کھیل شروع کر دے۔ کیٹی نے سلیمانی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ وہ اٹھ کر غار میں داخل ہو گئی۔ سیدھی شمالا کے پاس گئی۔ جاتے ہی اسے کہا:

"اب میں نے تمہیں جیسے کہا ہے ویسے ہی کرنا۔"

اور کیٹی نے اپنی سلیمانی ٹوپی اتار کر شمالا کو پہنا دی۔ ٹوپی پہنتے ہی شمالا نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ کیٹی غار کے اندر ہی رہی اور شمالا غیبی حالت میں غار سے باہر چلی آئی۔ وہ غائب تھی۔ اسے کوئی بھی پہرے دار ڈاکو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ بڑے آرام سے ان کے قریب سے گذر کر وہاں آ گئی جہاں سردار دربار لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں بھی کسی نے اسے نہ دیکھا۔ افراسیاب بھی وہاں بیٹھا تھا اور شمالا کے آنے اور کھیل شروع کرنے کا انتظار کر رہا تھا۔ شمالا کو جس طرح سمجھایا گیا تھا وہ ویسے ہی کرنے پر بالکل تیار تھی۔ وہ سیدھی سردار کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ سب سے پہلے اس نے ہاتھ بڑھا کر سردار کی تلوار اٹھا لی۔

تلوار سردار کے سامنے تخت پر پڑی تھی۔ تلوار جب اچانک غائب ہوئی تو سردار ہڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس نے تخت پر چاروں طرف دیکھا اور بولا:

"میری تلوار کون لے گیا؟"

سارے ڈاکو بھی حیران تھے کہ سردار کی تلوار کون لے گیا ہے۔ ابھی تو وہ وہاں پڑی تھی۔ اتنے میں شمالا کی آواز آئی: "تمہاری تلوار میرے پاس ہے بدبخت سردار۔"

سردار نے چونک کر جدھر سے آواز آئی تھی ادھر دیکھا۔ یہ آواز تو ایک عورت کی آ رہی تھی مگر عورت اسے نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس نے آواز کو پہچان لیا تھا۔ یہ شمالا کی آواز تھی

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جس کو وہ اغوا کر کے لایا تھا۔ وہ تخت سے نیچے اتر آیا اور بولا:

"تم ——— تم کون ہو؟"

شمالا کو سمجھایا گیا تھا کہ یہاں تم نے قہقہہ لگانا ہے۔ چنانچہ شمالا نے قہقہہ لگا کر کہا:

"میں تمہاری اور تمہارے سارے بدمعاش ڈاکوؤں کی موت ہوں۔"

اب باقی ڈاکو بھی سہم گئے۔ سردار میں ابھی تک کچھ حوصلہ ہمت باقی تھی۔ آخر وہ ڈاکو تھا اور کئی انسانوں کو قتل کر چکا تھا۔ بولا:

"کیا تم شمالا ہو؟"

شمالا نے بلند اور تلخ آواز میں کہا:

"میں شمالا نہیں تمہاری موت ہوں۔ تم جس عورت کو شمالا سمجھ کر اٹھا لائے تھے وہ اصل میں تمہاری موت تھی۔ اب تو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

سارے ڈاکو اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنی اپنی تلواریں نکال لیں۔ افراسیاب پہلے سے تیار تھا۔ اس نے ہوا میں ہاتھ بلند کر کے اپنی غیبی زنبیل کو پہلے ہی سے ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔ وہ اٹھا اور چیخ کر بولا:

"خبردار! اپنی جگہ سے اگر کوئی ہلا تو وہ ایسا غائب کر دیا جائے گا کہ پھر اس کی روح کا بھی پتہ نہیں چلے گا۔"

سردار نے افراسیاب کو یہ گستاخی کرتے دیکھا تو چلایا:

"افرا! تمہاری یہ ہمت؟ یہ مجال؟"

افراسیاب نے کہا:

"سردار! اپنا سر میرے سامنے جھکا دے۔ کیونکہ صرف میں ہی تمہیں تمہاری موت سے بچا سکتا ہوں۔"

ایک ڈاکو غصے میں تلوار نکال کر افراسیاب کی طرف بڑھا۔ افراسیاب نے لپک کر اس کا بازو پکڑا اور اسے اپنی زنبیل میں گرا دیا۔ ڈاکو غائب ہو گیا۔ افراسیاب اچھل کر دوسرے ڈاکو پر گرا۔ اسے پکڑا اور اسے بھی زنبیل کے اندر گرا کر غائب کر دیا۔ باقی ڈاکو جلدی سے پرے پرے ہٹ گئے۔ اتنے میں کیٹی باہر نکل آئی۔ اس کے ساتھ زرد چہرے اور سبز آنکھوں والا مشہور تاریخی جادوگر سامری تھا۔ سامری کے دونوں ہاتھوں میں سونے کے گولے تھے۔ اس کے منہ سے سانس کے ساتھ آگ نکل رہی تھی۔ کیٹی نے اسے فارمولا فلیش بیک کے منتر کے ذریعے ماضی کے زمانے سے جادوگر سامری کو بلا کر اپنے حکم کا پابند کر لیا تھا۔ ڈاکوؤں اور سردار نے اس عجیب آدمی کو منہ سے آگ

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نکالتے دیکھا تو دہشت زدہ ہو گیا۔ اس کے باوجود سردار نے ایک ڈاکو کے ہاتھ سے تلوار چھین کر لہرائی اور چیخ کر بولا:

"میں نے تم ایسے مداری بہت دیکھے ہیں۔ تم لوگ یہاں سے زندہ نہیں جاؤ گے۔"

کیپٹن نے سامری سے کہا:

"اب تم وہی کرو جو میں نے تمہیں کہا ہے۔"

سامری کو سردار پر غصہ بھی آ گیا تھا کہ وہ دنیا کا مانا ہوا جادوگر ہے۔ تاریخ میں اس کا نام ہے اور یہ معمولی سا ڈاکو اسے مداری کہہ رہا ہے۔ اس نے سونے کا گولہ فضا میں اچھالا۔ گولہ فضا میں بلند ہوتے ہی عقاب بن گیا۔ عقاب سردار کی طرف جھپٹا۔ سردار نے اس پر تلوار سے وار کر دیا۔ تلوار عقاب کو لگی مگر دو ٹکڑے ہو کر گر پڑی اور عقاب نے سردار کے سر پر اتنی زور سے اپنی نوکیلی تیز چونچ ماری کہ وہاں سے خون کی دھار بہنے لگی۔

دوسرے ڈاکو سامری کو مارنے کے لئے دوڑے۔ سامری نے ایک سانس بھر کر چھوڑا۔ آگ کی ایک اونچی لہر اس کے منہ سے نکلی اور اس نے ڈاکوؤں کے کپڑوں میں آگ لگا دی۔ ڈاکو چیختے چلاتے ہر طرف دوڑ پڑے۔ سردار نے اب خنجر نکال لیا اور سامری کو ہلاک کرنے کی غرض سے اس کی طرف لپکا۔ قریب آ کر اس نے سامری کے سینے میں خنجر مار دیا۔ بھلا سامری کو کیا ہو سکتا تھا۔ خنجر سامری کے سینے میں نہ اتر سکا۔ سامری نے سردار ڈاکو کو گردن سے پکڑ کر اوپر کو اچھالا جب وہ نیچے گرا تو ایک گدھا بن چکا تھا۔ افراسیاب نے اسے ڈنڈے سے مارنا شروع کر دیا۔ سردار گدھا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا گول دائرے میں چکر لگانے لگا۔ افراسیاب اس پر ڈنڈے برسائے جا رہا تھا۔

کیپٹن نے شمالا سے کہا:

"شمالا! ٹوپی اتار دے۔ اب سامنے آ جا۔"

شمالا نے سلیمانی ٹوپی اتار دی۔ وہ نظر آنے لگی۔ کیپٹن نے ٹوپی اس سے لے لی اور سامری سے کہا:

"اس گدھے کو پھر سے سردار ڈاکو بنا دے۔"

سامری نے گدھے کو کان سے پکڑ کر ایک لات ماری تو وہ پھر سے سردار ڈاکو بن گیا۔ اس کا برا حال ہو رہا تھا۔ جسم جگہ جگہ سے ڈنڈے کھانے سے سوج گیا تھا۔

افراسیاب نے کہا:

"بول! اب تجھے کیا بنایا جائے۔ میرا خیال ہے اسے بندر بنا دینا چاہیے۔"

سردار آنکھیں پھاڑے سب کو تک رہا تھا۔ کیپٹن نے سامری سے کہا:

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جگہ پہنچ کر تمہیں بھسم کر کے رکھ دیں گے۔ اس بار ہمیں اس لئے دیر ہو گئی کہ شمالا تمہارا لحاظ کر رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ تمہیں عقل آ جائے گی لیکن جب اس نے دیکھا کہ تم اسے نہیں چھوڑ رہے اور اس کے لڑکے کی جان لینا چاہتے ہو تو اس نے ہمیں بلا لیا اور خود بھی جادوگرنی بن گئی۔"

سردار ڈاکو کو شمالا پھر سے دکھائی دینے لگی تھی۔ وہ اس کے آگے ہاتھ باندھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور بولا:

"مجھے معاف کر دو شمالا بہن۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم کون ہو۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو۔ میں اب کبھی تمہارے شہر کا نام بھی نہیں لوں گا۔"

افراسیاب نے کہا:

"کیٹی! میں چاہتا ہوں کہ اس ظالم سردار کو اس کے تمام ڈاکوؤں سمیت سمندر میں غرق کر دیں۔"

کیٹی نے کہا:

"میں خود بھی یہی چاہتی ہوں۔"

دوسرے ڈاکو بھی سہمے ہوئے تھے۔ وہ سجدوں میں گر گئے اور گڑگڑانے لگے:

اسے بندر بنا دے۔"

سامری نے سردار ڈاکو کو ایک بار گردن سے پکڑ کر فضا میں اچھالا تو وہ زمین پر گرتے ہی بندر بن گیا۔ افراسیاب نے اس کے گلے میں بندھی ہوئی رسی پکڑ لی اور اس کو جوتے سے پیٹنا شروع کر دیا۔ مار کھا کھا کر جب بندر کا بھرکس نکل گیا تو کیٹی نے کہا:

"سامری! اسے پھر سے انسان بنا دے۔"

سامری نے ایسا ہی کیا۔ انسانی شکل میں آتے ہی سردار ہاتھ جوڑ کر بولا:

"مجھے معاف کر دو۔ میری جان بخش دو۔ اب میں تمہارا غلام ہوں۔ تم جو کہو گے وہی کروں گا۔"

کیٹی نے کہا:

"تو پھر سن۔ جس عورت کو تو قبر والے خزانے کے نقشے کے لئے یہاں اٹھا کر لے آیا ہے وہ ہماری خاص بہن ہے۔ ہم اس کی فریاد سن کر اس کی مدد کو یہاں آئے ہیں۔ اب ہم اسے اپنے ساتھ اس کے مکان پر لے جا رہے ہیں جہاں وہ اپنے بچے کے ساتھ رہے گی۔ اگر تم نے پھر کبھی شمالا کے گھر کا رخ کیا تو یاد رکھ ہم اسی

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہمارا قول منظور نہیں۔ ہمیں معاف کر دو۔ ہماری جان بخش کر دو۔"

کیمٹی نے سامری سے کہا:

"ان سب کو زمین میں جکڑ دو سامری۔"

سامری نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ سارے کے سارے ڈاکو اور ان کا سردار پنڈلیوں تک زمین میں دھنس گئے وہ رحم رحم کی آوازیں بلند کرنے لگے۔ شمالا نے سردار کے پاس جا کر اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا اور بولی:

"تم نے مجھ پر رحم کیا تھا جو تم پر رحم کیا جائے؟ تمہارے آدمی تو میرے اکلوتے بیٹے کو شیروں کے حوالے کر آئے تھے۔ اگر میری بہن کیمٹی اور بھائی افراسیاب وہاں نہ آ جاتے تو میرے بیٹے کو تو شیر کھا گئے تھے۔"

سردار نے ہاتھ جوڑ کر کہا:

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھ سے بھول ہو گئی۔ اب ایسا کبھی نہیں کروں گا۔"

افراسیاب نے قریب آ کر سردار ڈاکو کا کان مروڑا اور بولا:

"اب تو تیرا باپ بھی ایسا نہیں کرے گا۔ تجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اصل میں شمالا تیری موت ہے۔"

کیمٹی نے شمالا سے کہا:

"شمالا! اب یہ سیدھے راستے پر آ گیا ہے تو اسے معاف کر دے۔"

افراسیاب بولا: "اس سے کہو کہ زمین پر ناک سے پچاس لکیریں نکالے۔"

شمالا نے کہا:

"چلو۔ نکالو پچاس لکیریں ناک سے۔"

سردار کو تو چاروں طرف اپنی موت ہی موت نظر آ رہی تھی۔ جلدی سے ناک زمین کے ساتھ لگائی اور لکیریں نکالنی شروع کر دیں۔ جب پچاس لکیریں پوری ہو گئیں تو شمالا نے کہا:

"میں اس کی جان نہیں لیتی ہوں مگر سامری سے کہو کہ اس کو اور اس کے سارے ڈاکو ساتھیوں کو اس جزیرے کے غار میں بند کر دیتی ہوں ان کو صرف اتنی اجازت ہو گی کہ دن میں صرف ان کا ایک آدمی باہر جا کر جنگل کے پھل توڑ کر ان کے لئے لے آیا کرے۔"

سردار ڈاکو نے گڑگڑا کر کہا:

"شمالا بہن ہم پر یہ ظلم نہ کرنا۔ اس سے تو بہتر ہے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر ہمیں سمندر میں پھینک دو۔"

کیٹی نے کہا:

"چلو ایسا کرتے ہیں کہ تمہیں تمہارے دوسرے ڈاکوؤں سمیت چار کشتیوں میں بٹھا کر سمندری لہروں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ سمندر جہاں تمہیں لے جائے تمہاری قسمت۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا تم جہاں بھی جا کر رہنا شریف آدمی بن کر رہنا۔ اگر تم نے کسی کو تنگ کیا یا کسی کو لوٹا تو میں اور شمالا وہیں آ کر تجھے زمین میں گردن تک گاڑ دیں گی۔"

سردار ڈاکو نے جلدی سے کہا:

"ہمیں منظور ہے۔ ہمیں منظور ہے۔ آج سے ہم بُرے کاموں سے توبہ کرتے ہیں۔ اب ہم جہاں بھی گئے وہاں شریف لوگوں کی طرح محنت مزدوری کر کے زندگی بسر کریں گے۔"

کیٹی اور افراسیاب نے اسی وقت ڈاکوؤں کو حکم دیا کہ سمندر میں جہاز پر سے چار کشتیاں اتار کر ڈال دی جائیں فوراً چار کشتیاں سمندر میں اتار دی گئیں۔ شمالا اور کیٹی کے حکم سے سارے ڈاکو ان کشتیوں میں سوار ہو کر سمندر میں ایک طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ دور تک ان کی کشتیاں نظر آتی رہیں۔ پھر نگاہوں سے اوجھل ہو گئیں۔

افراسیاب نے شمالا سے کہا:

"دیکھا بہن شمالا۔ کیسی ترکیب سے کام لیا"

کیٹی نے اب افراسیاب سے شمالا کا تعارف کروایا۔ اس دوران میں سامری جادوگر خاموش کھڑا رہا۔

کیٹی نے کہا:

"سامری! اب تیرا یہاں کوئی کام نہیں تو واپس چلا جا"

کیٹی نے منتر پڑھ کر پھونکا اور سامری جادوگر غائب ہو گیا۔

اس کے بعد شام ہونے لگی تھی۔ شمالا کیٹی اور افراسیاب نے مل کر کھانا کھایا۔ پھر کیٹی نے کہا:

"ان ڈاکوؤں کا ایک خزانہ بھی ہے۔ میرے خیال میں وہ خزانہ ہمیں شمالا کو دے دینا چاہیے۔"

شمالا پہلے تو نہ مانی مگر کیٹی اور افراسیاب کے مجبور کرنے پر راضی ہو گئی۔ جزیرے پر رات کا اندھیرا چھانے لگا تھا۔ شمالا تو غار میں جا کر سو گئی۔ افراسیاب اور کیٹی کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔ پھر افراسیاب نے کہا:

"یہ قبر کے خزانے والی بات مجھے بڑی پُراسرار لگتی ہے کیٹی بہن۔"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی بولی، "یہ سب جھوٹی باتیں ہیں۔ کسی قبر میں کوئی خزانہ نہیں تھا۔ اگر ہوتا تو شمالا ہمیں ضرور بتا دیتی۔"

افراسیاب بولا: "میں یہ نہیں کہتا کہ شمالا نے ہمیں بتایا نہیں۔ یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ کسی بادشاہ کا چھپایا ہوا خزانہ کسی قبر میں دفن نہیں ہے لیکن یہ بات ہے بڑی پُراسرار کہ ایک قبر میں مُردے کے ساتھ خزانہ بھی دفن ہو۔"

کیٹی نے کہا:

"اچھا اب تم زیادہ باتیں نہ کرو اور اپنے غار میں جا کر آرام کرو۔"

"اور تم کہاں جاؤ گی؟" افراسیاب نے پوچھا۔

کیٹی بولی، "میں تاروں بھری رات میں جزیرے کی سیر کرنا چاہتی ہوں۔"

کیٹی یہ کہہ کر غار سے باہر نکل گئی۔ انہوں نے یہی فیصلہ کر رکھا تھا کہ دوسرے دن صبح شمالا کو بادبانی جہاز میں بٹھا کر واپس ہندوستان اس کے گھر لے چلیں گے۔ افراسیاب کو بھی نیند نہیں آ سکتی تھی۔ کیونکہ وہ ماضی کے زمانے کا آدمی تھا۔ کچھ دیر پہلو بدلتا رہا۔ پھر سوچا کہ کیوں نہ میں بھی جزیرے کی سیر کروں۔ چاندنی رات میں جزیرہ سچ مچ بڑا خوب صورت لگتا ہو گا۔ اور پھر کیٹی بھی باہر ہی گھوم رہی ہے۔ اس کے ساتھ مل کر سیر کروں گا۔ اور اس سے باتیں بھی کروں گا۔ یہ سوچ کر افراسیاب غار سے نکل کر جزیرے کے درختوں میں آ گیا۔ درختوں سے گزرا اور سامنے اونچے نیچے پتھر کے ٹیلوں کے پیچھے سمندر دور تک اندھیری رات میں بالکل سیاہ نظر آ رہا تھا۔ افراسیاب نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان پر کتنے ہی تارے چمک رہے تھے۔ مگر جزیرے پر گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس خیال سے کہ شاید کیٹی بھی اس سے مل جائے افراسیاب نے سمندر کے کنارے کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

دوسری طرف کیٹی اس جزیرے کی چاندنی رات میں سیر کرنے دور نکل گئی۔ یہاں اتنے بڑے بڑے درخت تھے کہ ان کے نیچے اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ ان گھنے درختوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اچانک کیٹی کو ایسی آواز سنائی دی جیسے کسی نے اس کے بالکل قریب آ کر گہرا لمبا سانس لیا ہو۔ کیٹی نے پہلے یہ خیال کیا کہ شاید کوئی سانپ وغیرہ خشک پتوں پر سے گزرا ہو گا اور یہ اس کی آواز تھی۔ وہ چند قدم چلی تو پھر وہی آواز سنائی دی۔ آواز بالکل صاف تھی۔ کسی نے اس کے بالکل قریب آ کر گہرا سانس لیا تھا۔ کیٹی رک گئی۔ وہاں گھنے درختوں کے درمیان گہرا اندھیرا چھا رہا تھا۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاندنی کی کرنیں درختوں کی گنجان شاخوں میں سے نیچے نہیں آسکتی تھیں۔ کیٹی نے اندھیرے میں چاروں طرف ایک نگاہ ڈالی۔ اسے وہاں کوئی ایسا انسان دکھائی نہ دیا جس نے سانس بھرا ہو۔ اس نے مسکرا کر سر جھٹک دیا اور اپنے آپ سے کہنے لگی کہ مجھے بھی خوامخواہ وہم ہو رہا ہے۔ جب یہاں کوئی انسان ہی موجود نہیں ہے تو پھر سانس کون لے سکتا ہے۔ شاید یہ میرے اپنے سانس کی آواز تھی۔ اب وہ درختوں کے اندھیرے سے باہر نکلنے کے لئے دوسری طرف چلنے لگی۔ یہ جگہ واقعی بڑی پراسرار تھی۔ جس طرف وہ جا رہی تھی اس طرف درختوں کی ٹہنیاں نیچے تک جھکی ہوئی تھیں اور زمین کو چھو رہی تھیں۔

کیٹی ابھی ان درختوں سے چند قدم کے فاصلے پر تھی کہ اسے ایک سفید انسانی سایہ درختوں میں دکھائی دیا۔ یہ سایہ بہت مدھم اور پھیکا تھا اور آہستہ آہستہ جیسے گھسٹ گھسٹ کر آگے جا رہا تھا۔ کیٹی رک گئی اور سفید انسانی سائے کو غور سے دیکھنے لگی۔ اب اسے پھر وہی لمبے سانس لینے کی آواز آنے لگی۔ سفید سایہ جیسے خواب میں چل رہا تھا۔ وہ درختوں میں ایک جگہ پہنچ کر رک گیا۔ پھر اس نے جھک کر زمین کو دیکھا اور غائب ہو گیا۔ کیٹی سفید سائے کے معمے کو حل کرنے کے لئے اس درخت کی طرف بڑھی جہاں سفید سایہ غائب ہو گیا تھا۔ جزیرے کی رات بے حد خاموش اور سنسان تھی۔ کسی خشک پتے کے گرنے کی آواز بھی نہیں آ رہی تھی۔ کیٹی دبے پاؤں چلتی جب درخت کے پاس آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ وہاں ایک چبوترے پر قبر بنی ہوئی ہے۔ سفید انسانی سائے نے جھک کر اسی قبر کو دیکھا تھا۔ کیٹی اندھیرے میں بھی قبر پر اگی ہوئی خشک گھاس کو صاف دیکھ سکتی تھی۔ یہ قبر بہت پرانی لگ رہی تھی اور قبر کے پتھر کئی جگہوں سے اکھڑ گئے تھے۔ کیٹی نے سوچا کہ کہیں خوامخواہ وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائے بہتر یہی ہے کہ سفید سائے کے معمے کو حل کرنے کی بجائے وہ واپس افراسیاب اور شالا کے پاس غار میں چلی جائے۔ وہ واپس مڑنے لگی تو اسے دو انسانوں کے سرگوشیوں میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔

کیٹی کے قدم وہیں رک گئے۔ اس نے کان لگا کر سنا۔ سرگوشیوں کی آوازیں قبر کے اندر سے آ رہی تھیں۔ یا خدا! یہ کیا ہو [illegible] ہے۔ کیا اس قبر میں دو زندہ انسان دفن ہیں؟ کیٹی چبوترے پر چڑھ کر قبر کے پاس بیٹھ گئی اور پراسرار آوازوں کو سننے اور سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔ بہت جلد اسے علم ہو گیا کہ ان

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں سے ایک آواز مرد کی اور دوسرا آواز کسی عورت کی ہے مگر لفظ ابھی تک کیٹی کی سمجھ میں نہیں آ رہے تھے کہ سرگوشیاں آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی گئیں۔ پھر قبر کے اندر اور باہر پہلے ایسا گہرا سناٹا چھا گیا۔ اب کیٹی کا تجسس بیدار ہو گیا تھا۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اس قبر کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ اس نے قبر کا چاروں طرف سے اچھی طرح سے جائزہ لیا۔ قبر کے سرہانے کی جانب اسے ایک پتھر آدھا باہر نکلا ہوا نظر آیا۔ کیٹی نے پتھر کو پکڑ کر باہر کھینچ لیا۔ وہاں ایک تاریک شگاف بن گیا۔ کیٹی نے قبر کے شگاف کے اندر منہ ڈال کر دیکھا کہ اندر سیاہ گہرا سیاہ گھپ اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اس اندھیرے میں پہلی بار کیٹی کو بھی کچھ دکھائی نہ دیا۔ اس نے سر قبر سے باہر نکال لیا۔ قبر کی اندھیری فضا میں اسے عجیب سی گہری اور بوجھل بوجھل خوشبو محسوس ہوئی تھی۔ یہ خوشبو ان جڑی بوٹیوں کی تھی جو پرانے زمانے میں مردہ لاشوں پر لگا کر دفن کیا جاتا تھا۔ کیٹی واپس جانے کے بارے میں سوچنے لگی۔ وہ قبر کے شگاف پر پتھر دوبارہ لگانے ہی لگی تھی کہ اسے پھر دھیمے گہرے اداس سانس کی آواز سنائی دی۔ کیٹی نے پتھر کو وہیں چھوڑا اور اب کچھ زیادہ جھک کر قبر کے اندر دیکھنے کی کوشش کی۔ اس نے اپنا جسم قبر کے شگاف کے اندر جھکایا ہی تھا کہ جیسے پیچھے سے کسی نے اسے

دھکا دیا اور وہ قبر کے تاریک اندھیرے میں گر پڑی۔

کیٹی ہڈیوں کے ایک ڈھانچے کے اوپر گری اور جلدی سے اٹھ کر قبر کے شگاف میں سے باہر نکلنے ہی لگی تھی کہ قبر کا شگاف اپنے آپ بند ہو گیا اور کیٹی اندھیری قبر میں بند ہو کر رہ گئی۔ گھبرانے کی بجائے کیٹی نے ہاتھ پھیلا کر قبر کی دیواروں کو ٹٹولا۔ یہ قبر قد آدم تھی۔ یعنی اتنی گہری تھی کہ اندر ایک آدمی سیدھا کھڑا ہو سکتا تھا۔ قبر کی چوڑائی دس گیارہ فٹ سے زیادہ نہیں تھی۔ کیٹی نے محسوس کیا کہ قبر کی دیواروں میں سے درختوں کی جڑیں باہر کو نکلی ہوئی ہیں۔ اور قبر کے اندر جگہ جگہ جالا لگا ہوا ہے۔ کیٹی کو ابھی تک اندھیرے میں صاف صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایسا اندھیرا کیٹی نے پہلے شاید ہی کبھی دیکھا تھا۔ اس نے جھک کر اپنے پاؤں کے نیچے آئے ہوئے ڈھانچے کی ہڈیوں کو ٹٹولا۔ یہ کوئی انسانی ڈھانچہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد کیٹی پر یہ راز کھلا کہ اس قبر میں ایک دوسرا انسانی ڈھانچہ بھی موجود ہے۔ یہ دونوں انسانی ڈھانچے ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ زمین پر پڑے تھے۔ ان کی کھوپڑیاں ایک دوسری کے ساتھ لگی ہوئی تھیں۔ یوں لگتا تھا کہ یہ دونوں انسان اکٹھے دفن کئے گئے ہیں۔ کیٹی پر ابھی تک یہ معمہ نہیں کھلا تھا کہ باہر سے قبر میں اسے دھکا کس نے دیا تھا؟ کیٹی نے ایک

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر پھر قبر سے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہی۔
یہاں اس کی خلائی طاقت بھی جیسے جواب دے گئی تھی کیٹی
نے دیوار کو ایک بار پھر ٹٹولا۔ اسے ایک جگہ دیوار میں
لکڑی کا تختہ لگا ہوا محسوس ہوا۔ کیٹی نے تختے کو دھکا دیا تو
وہ دوسری طرف کھل گیا۔

○

قبر کے اندر تختے کے پیچھے کیا تھا؟
اس کے لئے عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط نمبر ۱۷۰
"لاش ناگ" میں پڑھئے۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسپکٹر اشتیاق اور اکل جاسوس احمد یار خان کے کارنامے

# ڈراپ سین

مصنف: امتیاز علی

- ہر روز کسی سڑک پر لاش ملنے لگی
- موت کا پھندا کس نے بنایا؟
- اس ورکشاپ کا مالک کس چکر میں تھا؟
- انسپکٹر اشتیاق اور احمد یار خان بوکھلا اٹھتے ہیں۔
- "مجھے کوئی گرفتار نہیں کر سکتا" قاتل کا چیلنج
- دھما دھم مست قلندر، سارے جیل کے اندر۔ یہ نعرہ کون لگاتا ہے؟

سسپنس سے بھرپور جاسوسی ناول

جو آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

# عنبر ناگ ماریا کیپٹن اور خلا میں

اے حمید

عنبر پبلی کیشنز
بادشاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸